رجسٹرڈ ای پی نمبر ۶۷

REGD E-P-NO 67

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

بدر

ہفت روزہ

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ممالک غیر ۷½ روپے
فی پرچہ ۲ آنے

جلد ۶ | ۱۶ امان ۱۳۳۶ہش ۱۳ شعبان ۱۳۷۶ھ مطابق ۱۶ مارچ ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۱

آریہ سماج کے جلسہ منعقدہ ۴، ۵، ۶ مارچ بمقام قادیان میں اشتعال انگیزی

قابل توجہ گورنمنٹ ہند و پنجاب

قادیان میں اس وقت چھ صد کے قریب احمدی افراد رہتے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے ہر رنگ میں قانون کے پابند اور وفادار و پرامن شہری ہیں۔ ان کی یہاں پر رہنے کی غرض اپنے مقدس مقامات کی خدمت اور دیکھ بھال ہے۔ جو وہ باوجود گوناگوں مشکلات کے قربانی کرکے ادا کر رہے ہیں ۱۹۴۷ء کے فسادات کے بعد سے ان کو کئی قسم کی مشکلات اور مصائب کا سامنا رہا۔ جن میں سے کئی ایک ہمدرد و انصاف پسند سرکاری افسران اور مہربان دوستوں کی کوششوں سے دور ہو گئیں اور کئی مشکلات ابھی تک باقی ہیں۔

اس تعلق میں یہ بات قابل افسوس ہے۔ کہ آریہ سماج کی طرف سے کئی سال سے لیکھرام کی برسی کا جلسہ منعقد کیا جاتا ہے۔ تہذیب اور شائستگی سے اپنے خیالات کا اظہار کرنا ہر قوم و مذہب کا حق ہے لیکن افسوس ہے کہ آریہ سماج کے مقررین ہر سال جماعت احمدیہ کے خلاف سب و شتم سے کام لیتے ہیں اور جماعت کے مٹھی بھر افراد جو غیر معمولی حالات میں رہ رہے ہیں کے خلاف اشتعال پھیلاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ اس یقین سے کہ ان تقاریر کی رپورٹیں حکام بالا کی خدمت میں جاتی ہیں اور وہ مناسب اقدام کرتے ہوں گے۔ ایک عرصہ سے خاموش ہے حلیہ کرکے اور انکے اعتراضات کا معقول و مہذب پیرایہ میں جواب نہیں دیا۔ لیکن افسوس ہے کہ یہ آریہ سماج مقررین ملک میں امن و اتحاد کی قدر کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے اس قابل اعتراض رویہ سے باز نہیں آ رہے۔

چنانچہ امسال جو جلسہ مارچ کے پہلے ہفتہ میں منعقد کیا گیا اس میں بھی جماعت احمدیہ اور عام مسلمانانِ ہند کے خلاف زہر چکانی کی گئی۔ اور ان کے خلاف پبلک میں اشتعال پھیلانے کی کوشش کی گئی۔ جیسا کہ اطلاع ہے۔ ایک مقرر نے یہاں تک کہا کہ "مسلمان انسان نہیں بلکہ کالے ناگ ہیں۔ اسلام ظالموں کا مذہب ہے۔ اور جبر اس کے ماننے والوں کا شیوہ ہے۔ ایک اور آریہ سماجی لیکچرار نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام پر لیکھرام صاحب کے قتل کی سازش کرنے کا الزام لگا کر لوگوں میں جماعت کے خلاف جذبہ نفرت پیدا کیا۔ تیسرے لیکچرار نے مسلمانوں کے متعلق قتل کے الزامات لگاتے ہوئے کہا کہ جو قوم اس قدر ظالم ہو وہ اب ہندوستان میں رہنے کے قابل نہیں۔ ایک صاحب نے تقریر میں یہ بھی کہا۔ مسلمان جھولی چک (خوشامد کرنے والے) ہیں۔ اور یہ ظالم اب بھی اکڑ کر ہمارے سامنے چلتے ہیں۔ ایک لیکچرار نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے متعلق کہا۔ کہ مرزا صاحب کو اپنے الہامات اس طرح بھول جاتے تھے جس طرح گدھے کے سر سے سینگ (نعوذ باللہ)

ایک اور لیکچرار نے احمدیوں اور مسلمانوں کی جنگ کے ساتھ ساتھ ملک کے نیتا اور وزیراعظم جناب پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کے متعلق بھی بیہودہ سرائی کی اور کہا کہ یہ مسلمانوں رہا رہا ہے۔ اور ناانصاف ہے۔ ہندو مت کو مٹانا چاہتا ہے وغیرہ وغیرہ

امید ہے کہ ان قابل اعتراض تقاریر کی مفصل ڈائریاں افسران بالا کو پہنچ گئی ہوں گی۔ ہم حکومت ہند اور پنجاب سے استدعا کرتے ہیں کہ اس قسم کی قابل اعتراض اور اشتعال انگیز تقاریر کو کم از کم قادیان میں جہاں مٹھی بھر احمدی مسلمان غیر معمولی حالات میں رہتے ہیں بند کیا جائے تاکہ یہاں پر شہری فضا قومی منافرت اور اشتعال سے محفوظ رہے۔ اور یہاں کے شہری امن و اتحاد سے بھائیوں کی طرح ملکی ترقی میں تعاون دے سکیں۔ قادیان کے مخصوص حالات اس بات کے متقاضی ہیں۔ کہ حکومت پنجاب اور ہند اس بارہ میں مؤثر قدم اٹھانے، اور جماعت احمدیہ کو جو ایک پرامن اور بین الاقوامی جماعت ہے شکریہ کا موقعہ دے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۶ مارچ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز مع خدام کل رات کراچی سے ربوہ بخیریت واپس تشریف لے آئے فالحمد للہ۔

۱۳ مارچ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ:-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے الحمد للہ۔

احباب اپنے مقدس امام ہمام کی صحت و سلامتی کے ساتھ درازی عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں

اخبار احمدیہ | قادیان ۱۲ مارچ آج بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں جناب منشی نور محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "ذکر حبیب" پر تقریر فرمائی۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مبارک کی ایمان افروز باتیں سنائیں۔

— محترم پروفیسر علی احمد صاحب ایم۔ اے بی ٹی لکچرر ربوہ میں سخت بیمار ہیں احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

اسلام کا تصوّرِ مملکت

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

تجلی گاہِ فطرت جنتِ کردارِ انسانی — زِ دورِ ساقیٔ گلگوں بہارِ حسنِ یزدانی
تخیلِ وادیٔ ایمن بہارِ طورِ سینا ہے — فضا میں نیر تابانِ لعلِ بدخشاں کا نگینہ ہے
شیاعِ زمیں کو بھیجتی ہے نور کے توشے — یہاں چنتے ہیں اہلِ دل تخیلِ طور کے خوشے
بہارِ سرمدی میں گم ہے اس گلشن کی زیبائی — خزاں کے ظلم سے آزاد ہے پھولوں کی رعنائی
نہ برق و باد کا خطرہ نہ خوفِ مرغِ صیاد — نہ ہے اس کیف آگیں باغ میں کوئی ستم ایجاد
یہاں ہے قطرۂ شبنم سر گل پہ سدا رخشاں — فراق و ناصبوری سے یہاں محرم نہیں انساں
تبسم آفریں غنچوں کا ہے پر کیف نظارا — یہاں بستا نہیں محکوم مایوس و بے چارا
کسی کو چھیڑنے آتی نہیں رسمِ زبوں حالی — یہاں ہونٹوں پہ رقصاں ہے بہارِ فارغ البالی
شکایت ہے نہ کچھ کہسار کو یاں آبشاروں سے — غریبوں کو یہاں شکوہ نہیں سرمایہ داروں سے
زمینداروں کا نخلستان ثمر آور نہیں ہوتا — کسانوں کے گلے پر ظلم کا خنجر نہیں چلتا
نگاہِ بیوگاں سے خون کے چشمے نہیں بہتے — پیاس و بھوک سے مزدور کے بچے نہیں روتے
نہ ہے شرمندۂ تخریب یاں آئینِ سلطانی — یہاں بیگانۂ عزت نہیں ناموسِ انسانی
یہاں انساں کو حاصل ہے منصب جاں نثاری کا — یہاں دستور ہے آفت زدوں کی غمگساری کا
سمجھتے ہم بھی گر انساں کو انساں کا بھائی؟ — تو کیا دستورِ استبداد سے ہوتی شناسائی

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے ساما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۵۷ء

حضرت مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی باتیں

ماسکو کی خبر کے مطابق حال ہی میں روسی سائنسدانوں نے بشری زندگی کو خلاء میں ڈالنے سے قبل تجربہ کے طور پر چند کتوں کو راکٹ میں بٹھا کر آسمان کی طرف چند راجو ۶۰ میل کی بلندی پر پرواز کر کے تین گھنٹہ میں واپس لوٹے اور راکٹوں میں نصب کردہ آلات کے ذریعہ کتوں کی صحت وغیرہ پر اثرات سے متعلقہ ضروری معلومات حاصل کرنے میں انہیں خاص کامیابی حاصل ہوئی۔ اس خبر کا ذکر کرنے کے بعد مولانا عبدالماجد صاحب دریا بادی لکھتے ہیں:۔

"عنقریب اب ماہرین سائنس بنفس نفیس آسمان تک اڑنے کی کوشش کریں گے تجربہ پر تجربے کریں گے اور ان کے تجربے کامیاب ہوں گے۔ یہ حفاظت جائیں گے اور صحیح وسلامت واپس آئیں گے اور اپنے سائنس کے ان سارے کمالات اور کارناموں کو صرف کریں گے انسانی ہلاکت اور خونریزی میں، اور طرح طرح کے نت نئے ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم بنانے میں ——— یہاں تک کہ وہ وقت آجائے گا جس کی خبر ایک سچی خبریں دینے والا ساڑھے تیرہ سو سال پہلے دے گیا ہے کہ

فیقولون لقد قتلنا من فی الارض فلنقتل من فی السماء (مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

(یاجوج ماجوج) پھر کہیں گے کہ زمین والوں کو تو ہم قتل کر چکے اب چلو انہیں بھی قتل کریں جو آسمان پر ہیں ——— اس سائنس کے حربہ سے جب روئے زمین کا ایک ایک ملک مسخر ہو چکے گا تو قدرتاً تلاش مریخ اور مشتری اور زحل اور قمر کی آبادیوں کی ہوگی کہ انہیں بھی کس طرح ختم کیا جائے!"

(صدق جدید $\frac{3}{57}$ ۸)

لیجئے یہ بات تو صاف ہوئی کہ روس اور دیگر مغربی اقوام یاجوج ماجوج کے بارہ میں دی گئی پیشگوئی کی مصداق ہیں۔ اور ان کی مادی ترقیات الٰہی نوشتوں کو پورا کرنے والی ہیں۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف یاجوج ماجوج کے خروج یا دجّال کے غلبہ ہی کی خبر نہیں دی بلکہ یہ باتیں تو بجائے خود مسیح موعودؑ کے ظہور اور اس کی بعثت کو مستلزم ہیں!!

چنانچہ جس حدیث کا حوالہ مولانا نے دیا ہے دراصل یہ نواس ابن سمعان کی اُس لمبی روایت کا ٹکڑا ہے۔ جس میں حضرت صادق و مصدوق نے آخری زمانہ میں دجّال کے ظہور، یاجوج ماجوج کے خروج، عیسیٰ نبی اللہ کی بعثت اور آپ کے زمانہ کے بارہ میں بہت سی تفصیلات کا ذکر فرمایا ہے۔ پس اس صورت میں جبکہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مفصّل اور لمبی پیشگوئی کا ایک حصہ واضح طور پر پورا ہو رہا ہے تو ہر سچے مسلمان کے لئے اس زمانہ میں

مسیح موعود کے ظہور

کی نسبت بھی سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے کیا یہ عجیب بات نہیں کہ ایک طرف دجالی فتنے زوروں پر ہیں اور مادیت کو اس قدر غلبہ ہو رہا ہے جس کی کوئی انتہاء نہیں۔ اس زمانہ کی بے دینی سابقہ تاریخ کو مات کر رہی ہے۔ اور روحانی لحاظ سے گویا ظھر الفساد فی البر والبحر کا نقشہ ہمارے سامنے ہے یہ تو نہیں ہو سکتا۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے بندوں کو اسی حالت میں چھوڑ دے اور ان کی ہدایت کا کوئی سامان نہ کرے ہاں نہیں! بلکہ اس لمبی حدیث میں تو خدا تعالےٰ نے یہ بشارت بھی دے رکھی ہے کہ قیامت برپا ہونے سے پہلے خدا تعالےٰ مسیح موعود کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے سامان کرے گا۔ اور اس کے ہاتھوں یہ فساد زدہ زمین پھر خدا کی برکات کی وارث ہوگی۔ اور اس میں پہلی سی خوشحالی کا دور دورہ ہوگا!!

کتنی قدر تعجب کا مقام ہے کہ ہم یہ تو یقین کر لیں کہ آپ کی پیشگوئی کے مطابق مغربی اقوام دنیا کی تباہی کے سامان کرنے میں کامیاب ہوں گی مگر ان ہیبت ناک واقعات کے پیچھے جن خوشخبریوں کے وعدے ہیں انہیں بالکل ہی نظر انداز کر دیا جائے!! حالانکہ یہی تو اصل بات تھی جس کے بارہ میں نوع انسان کے سچے خیرخواہ نے نشاندہی کی تھی!!

وزیر اعظم کی اپیل

وزیر اعظم نے بھارت سیوک سماج کے صدر کی حیثیت سے ہندوستان کی بھلائی اور رفاہ کے لئے متحد ہو جانے کی اپیل کی ہے۔ اس اپیل میں آپ نے جن پندرہ مفید نکات کی طرف توجہ دلائی ہے وہ اس قابل ہیں کہ ہر بھارت واسی ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرے۔ چنانچہ وزیر اعظم نے اپنی اپیل میں مذہب سے متعلق ایک اہم نکتہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا ہے کہ

"مذہب کا مقصد شخصیت کو بلند کرنا اور متحمل وبردبار بنانا ہے۔ تنگ نظری کی وجہ سے دوسروں کی نگاہ سے مذہب کی عزت کم ہو جاتی ہے اس لئے ہمیں نہ صرف اپنے مذہب کی بلکہ دوسروں کے مذہب کی بھی عزت کرنی چاہیئے۔"

اس میں کیا شک ہے کہ جو عظیم الشان فوائد مذہب کو ماننے سے حاصل ہو سکتے ہیں ان میں بیان کردہ امور خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ اگر ہم مذہب سے وابستگی کے باوجود اپنے نفس کو اس بلندی پر نہیں لے جا سکتے جس پر مذہب ہمیں لے جانا چاہتا ہے تو سمجھ لیجئے کہ مذہب ہمارا صرف نام کا ہے۔ اور اصلیت سے ہم کوسوں دور ہیں۔ اسی طرح اگر ہم تحمل و بردباری کو نہیں اپنا تے اور اپنے سے مختلف العقیدہ شخص کے خیالات سننا برداشت نہیں کر سکتے یا دوسرے مذہب کو ایسے ہی احترام و عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے جس طرح ہم اپنے مذہب کو قابل احترام سمجھتے ہیں تو یقین رکھیئے کہ ہم خود ہی غلطی خوردہ ہیں۔ اپنے مذہب کو دوسروں کی نگاہ میں عزت و احترام کے قابل بنانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم دوسرے کے مذہب کا صحیح طور پر احترام کریں۔ خدا کا شکر ہے کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ سے اس اصول کی پابند رہی ہے۔ چنانچہ اپنے ملک کے مذہبی مناقشات کی روک تھام اور اسکے باشندوں کے باہم متحد و متفق ہو کر رہنے کے لئے قرآنی تعلیم کے موافق اسی قسم کے اصول کی طرف دعوت دیتے ہوئے آج سے ۶۰ سال پہلے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بایں الفاظ روشنی ڈالی:۔

"خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ دنیا میں جس قدر نبیوں کی معرفت مذہب پھیل گئے ہیں اور استحکام پکڑ گئے ہیں اور ایک حصہ دنیا پر محیط ہو گئے ہیں ایک عمر پا گئے ہیں اور ایک زمانہ اُن پر گذر گیا ہے۔ ان میں سے کوئی مذہب بھی اپنی اصلیت کی رُو سے جھوٹا نہیں اور نہ اُن نبیوں میں سے کوئی نبی جھوٹا ہے۔" (تحفہ قیصریہ صفحہ ۴)

نہ صرف یہ بلکہ آپ نے اس سے ایک قدم اور آگے بڑھاتے ہوئے مذہبی مناقشات کے سدِّباب کا ایک عمدہ طریق یہ بھی پیش کیا کہ تمام مذہبی راہنماؤں کو عزت و احترام سے یاد کیا جائے تا وہ مختلف العقیدہ فریقوں کی باہمی کشیدگی کی نوبت ہی نہ آنے پائے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلحکاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے خواہ وہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں خدا نے کروڑہا دلوں میں ان کی عزت و عظمت بٹھا دی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھایا اس اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آگئی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے۔" (تحفہ قیصریہ صفحہ ۸)

چنانچہ جماعت احمدیہ ہمیشہ سے اس کے مطابق عمل پیرا ہے بلکہ اس امن بخش صلحکاری کے اصول کو اپنے ہم وطنوں میں زیادہ متعارف کرنے کے لئے ایک عرصہ سے سال میں ایک دن ایسا مناتی ہے کہ ایک ہی سٹیج سے دیگر مذاہب کے پیشواؤں کی سیرت و سوانح بیان کر کے ان کے نیک نمونہ پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی جاتی ہے اور یہ ایک عملی اقدام ہے جس میں جماعت احمدیہ کو بجا طور پر فخر حاصل ہے!!!

⁂ ⁂ ⁂

وزیر اعظم نے اپنی اپیل میں صنف نازک کی ترقی کے بارہ میں بھی توجہ دلاتے ہوئے کہا ہے:۔

"عورتوں کے ساتھ بہتر سلوک کیا جائے اور انہیں اپنا ساتھی سمجھا جائے انہیں پردہ میں نہ رکھا جائے۔"

جہاں تک عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کا سوال ہے اس بارہ میں کسے اختلاف ہو سکتا ہے؟ بلکہ مذہب اسلام نے تو جس طور سے عورت کی عزت قائم کر کے اُس کے حقوق کو محفوظ کیا ہے وہ بے نظیر ہے اور اس کے اعادہ کی اس جگہ ضرورت نہیں البتہ ہمیں وزیر اعظم کی اس بات سے سخت اختلاف ہے کہ عورت کو بے پردگی کی تعلیم دی جائے۔ جب ہمارے سامنے بے پردگی کے تلخ تجربات موجود ہیں تو کچھ ضروری نہیں کہ اُسی سوراخ میں ہاتھ ڈالا جائے!

بلاشبہ اسلام نے عورت کو پردہ کی تعلیم دی ہے مگر نظری پہلو سے عورت کے لئے یہی تعلیم (باقی صفحہ ۱۲ پر)

خطبہ جمعہ

جب بھی کوئی مصیبت آئے تم فوراً خدا تعالیٰ کے سامنے جھکو اور یقین رکھو کہ وہ ضرور تمہاری مدد کریگا

اگر تم ایسا کرو گے تو کوئی وقت ایسا نہ آئے گا جبکہ تمہیں خدا تعالیٰ کی مدد حاصل نہ ہو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۴ دسمبر ۱۹۵۶ء۔ بمقام ربوہ۔

تشہد اور تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ پڑھی۔

واذا سالك عبادی عنی فانی قریب۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی لعلھم یرشدون

(بقرہ ع ۲۳)

اس کے بعد فرمایا:۔

دنیا میں لوگوں کے اندر

یہ عام احساس پایا جاتا ہے

کہ گویا وہ اکیلے ہیں۔ اور اس دنیا میں ان کا کوئی ساتھی اور دوست نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی پیدائش کا سلسلہ ہی ایسا رکھا ہے کہ بچہ ماں کے پیٹ سے نکلتا ہے تو پچھلی تاریخ اُسے بھولی ہوئی ہوتی ہے۔ اور وہ نہیں جانتا کہ ماں کے پیٹ میں جانے سے قبل اس کی کیا حالت تھی۔ اور اس حالت سے پہلے اسے کونسی زندگی ملی ہوئی تھی پھر وہ مرتا ہے تو اکیلا ہی قبر میں جاتا ہے۔ اور اسے پتہ نہیں ہوتا کہ وہاں اسے کیسے ساتھی ملیں گے۔ اور اس کا کیا حال ہو گا۔ اس کے رشتہ دار اور عزیز جو اس کی پیدائش کے وقت اس بات سے ناواقف ہوتے ہیں کہ وہ کہاں سے آیا۔ وہ اس کی موت کے بعد حیرت زدہ ہوتے ہیں کہ وہ کہاں چلا گیا۔ گویا انسان اس دنیا میں اکیلا ہی آتا ہے اور اکیلا ہی جاتا ہے۔ اور اس کے دل میں

ہمیشہ یہ خلش رہتی ہے

کہ یہ تنہائی دور بھی ہوگی یا نہیں۔ اور پھر دور ہو گی تو کیسے ہوگی۔ آخر وہ چاروں طرف ہاتھ پاؤں مارتا ہے اور پہلے صرف اپنے دل کو تسلی دینے کے لئے یہ فیصلہ کرتا ہے کہ اگر اسے کوئی ساتھی ملنا ہے تو پھر اس کا پیدا کرنے والا خدا ہی ہو سکتا ہے اور سمجھتا ہے کہ شاید وہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرے تو اسے ساتھی مل جائے۔ اور اس کی بیکلی دور ہو جائے۔ پھر جب وہ اس بات پر قائم ہو کر صحیح جدوجہد کرتا ہے تو اسے روشنی نظر آ جاتی ہے۔ اور معلوم ہو جاتا ہے کہ جو رستہ اس نے اختیار کیا تھا۔ اور سمجھا تھا کہ شاید وہ ہستی جسے خدا کہتے ہیں اس تنہائی میں میری ساتھی بن جائے وہ صحیح نکلا ہے اور واقعہ میں خدا تعالیٰ ہی میرا ساتھی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ایک دفعہ

کشفی حالت میں

دیکھا کہ اپنے بازو پر یہ الفاظ لکھ رہے ہیں کہ

"میں اکیلا ہوں اور خدا میرے ساتھ ہے"

(تذکرہ طبع دوم ص ۱۷۰)

یہ کشف درحقیقت اس آیت کا ہی ترجمہ ہے۔ لیکن یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب انسان خدا تعالیٰ کو دیکھتا ہی نہیں تو اذا سألك عبادی عنی فانی قریب کا کیا مطلب ہوا۔ کیونکہ انسان پوچھتا اسی کے متعلق ہے۔ جو اسے نظر آتا ہو۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ کبھی سوال مبہم بھی ہوتا ہے۔ جیسے رات کو کوئی مسافر اندھیرے میں سفر پر جا رہا ہو۔ اور اسے خطرہ محسوس ہو۔ تو وہ آواز دیتا ہے کہ کوئی ہے۔ اب اس کا یہ مطلب تو نہیں ہوتا کہ اُسے کوئی انسان نظر آ رہا ہوتا ہے۔ بلکہ وہ اس خیال سے آواز دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص وہاں ہو۔ تو وہ آ جائے۔ اور اس کی مدد کرے۔ اور جنگل میں تنہائی اور اندھیرے کی وجہ سے جو گھبراہٹ اس پر طاری ہے وہ دور ہو جائے۔ اسی طرح یہ آیت ہے اور اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب دنیا میں انسان تنہائی محسوس کرے اور سمجھے کہ مجھے کسی کی مدد کی ضرورت ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے جو غیر مرئی ہے۔ اس کے متعلق وہ کہے کہ اگر کوئی خدا ہے۔ تو وہ آئے اور میری مدد کرے۔ جیسے اندھیرے میں کوئی مسافر گھبرا کر آواز دیتا ہے کہ کیا کوئی ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ اگر کوئی ہو تو وہ میری مدد کرے۔ اسی طرح جب انسان بھی گھبرا کر آواز دے کہ کیا کوئی ہے تو

خدا تعالیٰ کہتا ہے

تم میرے اس بندہ کو بتا دو کہ میں ہوں اور پھر میں زیادہ دور بھی نہیں۔ بلکہ میں تمہارے قریب ہی ہوں۔ دنیا میں پاس رہنے والا شخص بھی بعض اوقات مدد نہیں کرتا۔ بعض دفعہ تو وہ مدد کا ارادہ ہی نہیں کرتا۔ اور کہتا ہے مرتا ہے تو مرے مجھے اس کی مدد کرنے کی کیا ضرورت ہے اور بعض اوقات وہ اپنے اندر زیادتی کرنے والے کے خلاف مدد کرنے کی طاقت نہیں پاتا۔ جیسے کوئی شیر گاؤں میں آ جائے۔ اور کسی پر حملہ آور ہو۔ تو دوسرے لوگ بجائے اس کی مدد کرنے کے بھاگ جاتے ہیں۔ لیکن یہاں ایسا نہیں ہوتا۔ بلکہ اگر کوئی بندہ گھبرا کر آواز دے اور کہے کہ کوئی ہے۔ تو وہاں

خدا موجود ہوتا ہے

اور وہ کہتا ہے کہ میرے بندے نے اگرچہ مبہم طور پر آواز دی ہے کہ شاید کوئی موجود ہو۔ تو وہ بول پڑے۔ لیکن میں اس کی مبہم پکار کو بھی اپنی طرف منسوب کر لیتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں کہ وہ مجھے ہی بلا رہا ہے۔ میں بھول جاتا ہوں کہ جو کچھ کہہ رہا ہے خیالی طور پر کہہ رہا ہے میں اس وقت اگر مگر کو چھوڑ دیتا ہوں۔ اور فوراً اس کی مدد کے لئے دوڑ پڑتا ہوں۔ اس لئے اگر کوئی میرے متعلق سوال کرے۔ تو اسے بتا دو کہ میں قریب ہی ہوں دور نہیں۔ بے شک دنیا میں بعض دفعہ کوئی دوسرا شخص قریب بھی ہوتا ہے۔ تو پھر بھی وہ

مدد کرنے کا ارادہ نہیں کرتا

یا اس کی مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ لیکن میں تو ارادہ کر کے بیٹھا ہوں کہ اس کی مدد کروں گا۔ اور پھر میرے اندر اس کی مدد کرنے کی طاقت بھی ہے۔ لیکن اگر میں باوجود آقا ہونے کے اس کی آواز سنتا ہوں۔ اور اس کی مدد کے لئے دوڑ پڑتا ہوں۔ تو فلیستجیبوا لی۔ اسے بھی چاہیئے۔ کہ میری آواز کا جواب دے عربی زبان میں

استجاب کے دو معنے

ہوتے ہیں۔ جب یہ لفظ خدا تعالیٰ کے متعلق بولا جاتا ہے۔ تو اس کے معنے ہوتے ہیں "اس نے دعا قبول کی" اور جب یہ انسان کے متعلق استعمال کیا جاتا ہے۔ تو اس کے معنے ہوتے ہیں "اس نے آواز کا جواب دیا" اس آیت میں استجاب کا جو لفظ استعمال ہوا ہے یہ انسان کے متعلق ہے اس لئے اس کے معنے یہ ہیں کہ

میرے بندوں کا بھی فرض

ہے کہ میں انہیں بلاؤں۔ تو وہ بھی آواز دیا کریں۔ باوجود اس کے کہ میں ان کا آقا ہوں اور یہ میرے غلام ہیں۔ یہ پکارتے ہیں تو میں ان کی آواز سنتا ہوں۔ اور دوڑتا ہوا ان کی مدد کے لئے آ جاتا ہوں۔ پس ان کا تو زیادہ فرض ہے۔ کہ اگر میں انہیں آواز دوں تو وہ لبیک کہتے ہوئے میرے پاس آ جائیں۔ اور وہ صرف میری آواز کا ہی جواب نہ دیں بلکہ وہ یقین رکھیں کہ میں ان کی مدد کروں گا گویا فلیستجیبوا لی ہی کافی نہیں بلکہ ولیومنوا بی کی بھی ضرورت ہے۔ کیونکہ جسے دعا کرتے ہوئے یہ یقین نہیں ہوتا کہ کوئی خدا ہے۔ اور اس کی مدد کرے گا۔ تو وہ دعا اس کے منہ پر ماری جاتی ہے۔ اگر اسے خدا تعالیٰ کی مدد کا یقین ہی نہیں۔ تو وہ اس کی مدد کیوں کرے گا۔

احادیث میں آتا ہے

کہ خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ انا عند ظن عبدی بی۔ کہ اگر انسان میرے متعلق یہ یقین رکھتا ہے۔ کہ میں اس کی مدد کروں گا۔ تو میں اس کی مدد کرتا ہوں اگر وہ میرے متعلق تذبذب میں مبتلا ہے اور اسے یہ یقین نہیں کہ میں اس کی مدد کروں گا۔ تو میں اس کی مدد نہیں کرتا۔ پس خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ اگر میرا کوئی بندہ مجھے بلاتا ہے تو اسے کہدو کہ میں اس کے قریب ہوں۔ لیکن ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ میں بھی جب اسے بلاؤں۔ تو وہ دوڑتے ہوئے میری آواز کی طرف آئے۔ اب یہ ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ تو براہ راست انسان سے نہیں بولتا۔ وہ اپنے رسولوں کے ذریعے ہی بولتا ہے۔ اس لئے

اس آیت کا یہ مطلب ہوا

کہ جب میں اپنا کوئی رسول بھیجوں تو تمہارا یہ فرض ہے کہ اس رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اس کی مدد کرو۔ اور میرے بھیجے ہوئے دین کی اشاعت کرو۔ اگر تم میری آواز کو سنو گے۔ اور اس کا جواب دو گے اور پھر یقین رکھو گے کہ میں تمہاری مدد کروں گا تو میں یقیناً تمہاری مدد کروں گا۔ اور [illegible] اور بے یار و مددگار نہیں چھوڑوں گا [illegible] نے اس کا ایسا نظارہ دکھایا ہے کہ اسے دیکھ کر حیرت آتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جنگ [illegible] کے [illegible]

(باقی)

لے گئے۔ تو دشمن نے پہلے یہ چاہا۔ کہ وہ شہر سے دور نکل کر مسلمانوں کا مقابلہ کرے۔ وہ علاقہ ان کا اپنا تھا۔ اور وہ اس سے خوب واقف تھے اور پھر وہ سمجھتے تھے۔ کہ وہ مسلمانوں سے تعداد میں زیادہ ہیں۔ لیکن بعد میں کسی عقلمند شخص نے اسے مشورہ دیا۔ کہ شہر سے زیادہ دور نہ جاؤ۔ بلکہ شہر کے قریب ہی اپنی صفیں بنا لو۔ یہ جگہ تنگ ہے۔ اور اس کے دونوں طرف پہاڑیاں ہیں۔ مسلمان اگر تم پر حملہ آور ہوں گے۔ تو وہ لازمی طور پر ان پہاڑیوں میں سے گذریں گے۔ اس لئے تم درہ کے دونوں طرف پہاڑیوں پر اپنے تیرانداز بٹھا دو۔ جب مسلمان حملہ آور ہوں۔ تو دونوں طرف سے ان پر تیروں کی بارش کر دو۔ چنانچہ انہوں نے اس کے مشورہ کو مان لیا۔ جب اسلامی لشکر حنین کے مقام پر پہنچا۔ تو دشمن کے اکثر سپاہی پہاڑیوں کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گئے۔ اور کچھ سپاہی سامنے صف بند ہو کر کھڑے ہو گئے۔ مسلمانوں نے یہ سمجھ کر لشکر یہی ہے۔ جو سامنے کھڑا ہے آگے بڑھ کر اس پر حملہ کر دیا۔ جب مسلمان آگے بڑھ چکے۔ تو کمین گاہوں کے سپاہیوں نے سمجھا کہ اب ہم اچھی طرح مقابلہ کر سکتے ہیں۔ تو اگلی کھڑی ہوئی فوج نے سامنے سے حملہ کر دیا۔ اور پہلوؤں سے تیراندازوں نے بے تحاشا تیر برسانے شروع کر دیئے۔ یہ جنگ

فتح مکہ کے قریب

زمانہ میں ہی ہوئی تھی۔ مکہ کے غیر مسلموں نے بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی۔ کہ آپ انہیں اس جنگ میں شامل ہونے کی اجازت دے دیں۔ ان کا خیال تھا۔ کہ انہیں مسلمانوں کو اپنی بہادری دکھانے کا موقعہ مل جائیگا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی۔ چنانچہ دو ہزار کے قریب مکہ کے غیر مسلم اسلامی لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے۔ یہ لوگ چلے تو بہادری دکھانے کے لئے تھے۔ لیکن جب دونوں پہلوؤں سے تیراندازوں نے تیروں سے حملہ کر دیا۔ تو وہ بے تحاشا پیچھے بھاگے۔ اور جب ہزاروں پر مشتمل لشکر اور اس کے گھوڑے اور اونٹ ان چنیدہ صحابہؓ میں سے گذرے جو میدان میں ثابت قدم رہنے کے عادی تھے۔ تو ان کے گھوڑے بھی بدک گئے۔ اور

لشکر اسلامی

کے پاؤں اکھڑ گئے۔ ایک صحابیؓ کہتے ہیں۔ کہ جب یہ دو ہزار غیر مسلموں کے گھوڑے ہمارے گھوڑوں کے پاس سے گذرے۔ تو وہ بھی ڈر گئے۔ اور پیچھے بھاگ پڑے۔ اور ہم نے ان کو روکنے کی بڑی کوشش کی۔ مگر وہ بھاگتے ہی چلے جا رہے تھے۔ اور ہماری ہر کوشش ناکام ہو گئی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف چند آدمیوں کے ساتھ میدان جنگ میں کھڑے تھے۔ اور دائیں اور بائیں سے تیر برس رہے تھے۔ صحابہؓ کو خطرہ پیدا ہوا۔ کہ اب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کی کیا صورت ہو گی۔ لیکن وہ آپؐ کی کوئی مدد نہیں کر سکتے تھے۔ دو ہزار اونٹوں کے بھاگنے کی وجہ سے ان کی سواریاں اس قدر ڈر گئی تھیں۔ کہ ان کے ہاتھ باگیں موڑتے موڑتے زخمی ہو گئے۔ مگر اونٹ اور گھوڑے واپس لوٹنے کا نام نہیں لیتے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی خچر کو ایڑ لگا کر دشمن کے لشکر کی طرف بڑھنے لگے۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے اپنی سواری سے اتر کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خچر کی باگ پکڑ لی۔ اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ۔ تھوڑی دیر کے لئے پیچھے ہٹ آئیں یہاں تک کہ اسلامی لشکر جمع ہو جائے۔ اس وقت آگے بڑھنے کا موقعہ نہیں۔ دشمن دونوں طرف سے تیر برسا رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ابوبکرؓ میری خچر کی باگ چھوڑ دو۔ اور پھر خچر کو ایڑ لگاتے ہوئے آپؐ نے اس تنگ راستہ پر آگے بڑھنا شروع کیا۔ جس کے دائیں بائیں کمین گاہوں میں بیٹھے ہوئے سپاہی بے تحاشا تیراندازی کر رہے تھے۔ اور فرمایا

انا النبی لاکذب۔ انا ابن عبد المطلب

میں خدا کا نبی ہوں۔ جھوٹا نہیں ہوں۔ اس لئے میدان سے فرار کرنا میری شان کے خلاف ہے۔ اگر دشمن دونوں طرف سے تیر برسا رہا ہے تو وہ مجھے کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا۔ کیونکہ خدا تعالے میرا محافظ ہے۔ لیکن میری اس جرأت اور دلیری کی وجہ سے جو میں آٹھ ہزار تیراندازوں کی زد میں ہونے کے باوجود دکھا رہا ہوں۔ یہ خیال نہ کرنا کہ میں خدا ہوں۔ میں خدا نہیں ہوں۔ بلکہ ایک بشر ہوں۔ اور عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ ہاں مجھے دشمن کا کوئی خطرہ نہیں کیونکہ میں خدا تعالے کا سچا نبی ہوں۔ اور پھر جس نبوت کا میں نے دعویٰ کیا ہے۔ اس کے متعلق پہلے سے یہ پیشگوئی موجود ہے۔ کہ اللہ تعالے مجھے لوگوں کے حملوں سے بچائے گا۔

پھر آپؐ نے حضرت عباسؓ کو جو بڑے جہیر الصوت تھے۔ بلایا اور فرمایا۔ عباسؓ آگے آؤ۔ اور بلند آواز سے پکار کر کہو۔ کہ اے سورۃ بقرہ کے صحابیو اور اے بیعت رضوان کے صحابیو خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔ چنانچہ حضرت عباسؓ آگے آئے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں انہوں نے مسلمانوں کو آواز دی۔ اور کہا۔ اے سورہ بقرہ کے صحابیو یعنی اے وہ لوگو جو سورہ بقرہ کے زمانہ سے مسلمان ہو۔ اور جنہوں نے سورہ بقرہ یاد کی ہوئی ہے۔ اور بیعت رضوان کے صحابیو خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔ صحابہؓ کہتے ہیں کہ غیر مسلموں کے ریلہ کی وجہ سے ہماری سواریاں پاگلوں کی طرح دوڑتی جاتی تھیں۔ اور انہیں واپس لوٹانے کا کوئی طریق ہمارے ذہن میں نہیں آتا تھا۔ ہم اونٹوں اور گھوڑوں کو واپس کرنے کی کشمکش میں تھے۔ کہ حضرت عباسؓ کی آواز ہمارے کانوں میں پڑی۔ اس وقت یوں معلوم ہوا۔ کہ ہم اس دنیا میں نہیں ہیں۔ بلکہ ہم مر چکے ہیں۔ اور قبروں سے اٹھے ہیں۔ اسرافیل صور پکار رہا ہے۔ اور ہم حساب دینے کے لئے خدا تعالے کے سامنے جا رہے ہیں۔ جیسے

قرآن کریم میں آتا ہے

کہ جب قیامت کے دن خدا تعالے کی طرف سے آواز دی جائے گی۔ تو لوگ بے تحاشا خدا تعالے کی طرف بھاگ پڑیں گے۔ اسی طرح اس وقت ہم بھی سمجھتے تھے۔ کہ اب ٹھہرنا ہمارے لئے ممکن نہیں۔ اور سواریاں ہماری مڑتی نہیں۔ ہم نے اس زور سے باگیں موڑیں۔ کہ ہماری سواریوں کے سر پیٹھ سے لگ جاتے تھے۔ لیکن جب باگیں ڈھیلی ہوتیں۔ تو سواریاں پھر پیچھے کی طرف دوڑ پڑتیں۔ وہ صحابی کہتے ہیں۔ جب حضرت عباسؓ کی آواز ہمارے کان میں پڑی۔ اور ہم نے دیکھا کہ ہماری سواریاں ہمارے بس میں نہیں رہیں تو ہم میں سے بعض نے اپنی بھاگتی ہوئی سواریوں پر سے چھلانگیں لگا دیں۔ اور ڈری ہوئی سواریوں کو انہوں نے خالی چھوڑ دیا۔ کہ وہ جدھر چاہیں چلی جائیں۔ اور بعض نے تلواریں میانوں سے باہر نکالیں اور ان سے اپنی سواریوں کی گردنیں کاٹ دیں۔ اور خود پیدل دوڑ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف چل پڑے۔ اور منہ سے یہ کہتے جاتے تھے۔ کہ

لبیک لبیک یا رسول اللہ

یا رسول اللہ آپؐ کا پیغام ہمیں پہنچ گیا ہے یا رسول اللہ ہم حاضر ہیں۔ ہم حاضر ہیں۔ پس فلیستجیبوا لی کا یہ مطلب ہے۔ کہ جب خدا تعالے کی طرف سے آواز آئے۔ تو اس کے بندوں کو چاہیئے۔ کہ وہ بھی اس آواز کا جواب دیں اور خدا تعالے کی طرف دوڑ پڑیں۔ خدا تعالے آسمان سے بولا نہیں کرتا۔ بلکہ وہ اپنے

نبیوں کے ذریعہ سے

بولا کرتا ہے۔ اس لئے جب اس کا کوئی نبی آئے تو ان کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ اس پر ایمان لائیں اور اس کی مدد کریں۔ اور یقین رکھیں۔ کہ خدا تعالے اپنے بندوں کی مدد کیا کرتا ہے۔ صحابہؓ نے اس کا

جو نمونہ دکھایا ہے

وہ کسی اور نبی کی قوم نے نہیں دکھایا۔ انہوں نے جب دیکھا کہ ان کی سواریاں پیچھے بھاگ رہی ہیں۔ اور واپس نہیں مڑتیں۔ تو وہ ان کی پیٹھوں پر سے نیچے کود پڑے۔ یا انہوں نے ان کی گردنیں کاٹ دیں اور خود پیدل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف بھاگ پڑے۔ اور آپؐ کے گرد گھیرا ڈالنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ دیکھتے ہی دیکھتے ہزاروں کا لشکر جمع ہو گیا۔ اور انہوں نے کفار پر حملہ کیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ دشمن بھاگ گیا۔ اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ یہ گویا ولیومنوا بی کا ثبوت مل گیا فلیستجیبوا لی کا حکم صحابہؓ سے تعلق رکھتا تھا۔ کہ وہ خدا تعالے کی آواز سنکر اس کی طرف بھاگ پڑیں۔ چنانچہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز سنتے ہی اس طرف بھاگ پڑے۔ اور ولیومنوا بی کا حصہ خدا تعالے سے تعلق رکھتا تھا۔ جب صحابہؓ اس یقین سے واپس لوٹے کہ خدا تعالے ان کی مدد کرے گا۔ تو آناً فاناً انہیں فتح نصیب ہو گئی۔ دشمن کی فوج کے سپاہی قید ہوئے ان کی عورتیں پکڑی گئیں۔ اور ان کے اموال غنیمت کے طور پر مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ اسی قبیلہ میں سے تھیں۔ جب کفار کو شکست ہوئی۔ تو وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بہنوں کے پاس آئے۔ کیونکہ انہیں امید تھی۔ کہ وہ ان کی وجہ سے اپنے اموال اور قیدی واپس لے سکیں گے۔ انہوں نے آپؐ کی بہنوں کو مخاطب کر کے کہا کہ تم اس وقت ہماری مدد کر سکتی ہو۔ محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) تمہارے گود میں پلے ہیں۔ تم اگر جاؤ اور

ہماری سفارش کرو

تو وہ تمہاری سفارش ضرور مان لیں گے۔ اور ہمارے اموال اور قیدی ہمیں واپس لوٹا دیں گے۔ چنانچہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

کے پاس آئیں اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ نے اس قوم میں پرورش پائی ہے۔ آپ ہمیں معاف کر دیں۔ اور اس کے اموال اور قیدی واپس لوٹا دیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے ایک ماہ تک انتظار کرنے کے بعد قیدی اور اموال مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے ہیں۔ ممکن ہے ان لوگوں کو

اپنی طاقت پر غرہ رہو

اور انہیں خیال ہو کہ وہ دوبارہ مسلمانوں کا مقابلہ کر لیں گے۔ اور فتح حاصل کر لیں گے۔ اس لئے وہ کوئی سفارش لے کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر نہ ہوئے یا پھر ان کے ایک ماہ تک نہ آنے کی یہ وجہ ہو کہ انہیں یہ امید ہو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ ان میں پرورش پانے اور دودھ کے تعلق کی وجہ سے آپ ہی آپ ہمیں معاف فرما دیں گے۔ بہر حال رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہارا ایک ماہ تک انتظار کیا ہے۔ لیکن جب تم نہ آئے۔ تو میں نے اموال اور قیدی مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے۔ اب دو باتوں میں سے اختیار کر لو۔ یا تو تم اپنے قیدی چھڑوا لو یا اپنے اموال واپس لے لو۔ انہوں نے کہا

ہم اپنی قوم سے مشورہ کر لیں

چنانچہ وہ قوم کے سرداروں کے پاس گئیں۔ اور کہا۔ اس وقت تمہیں یا تو قیدی مل سکتے ہیں۔ اور یا اموال مل سکتے ہیں۔ تم جو چیز پسند کرو۔ واپس لے لو۔ انہوں نے کہا۔ ہمارے قیدی ہمیں واپس کر دیئے جائیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو جمع کیا اور فرمایا۔ اس قوم کے مجھ پر بہت سے احسانات ہیں۔ ان کی ایک عورت نے مجھے دودھ پلایا ہے۔ اور میری پرورش کی ہے۔ اب وہ میرے پاس آئے ہیں اور چاہتے ہیں کہ میں ان کے اموال اور قیدی واپس کر دوں۔ لیکن چونکہ وہ دیر سے آئے ہیں۔ اس لئے میں نے ان کے سامنے یہ بات رکھی ہے کہ یا تو قیدی چھڑوا لو یا اپنے اموال واپس لے لو۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اگر اس قوم کے آپ پر احسانات ہیں تو

ہم پر بھی احسانات ہیں

ہم ان کے قیدی چھوڑنے کے لئے بھی تیار ہیں۔ اور ان کے اموال بھی واپس لوٹا دیں گے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دیر سے آنے کی وجہ سے میں نے انہیں دو باتوں میں سے ایک کے انتخاب کرنے کا اختیار دیا تھا کہ یا تو وہ اپنے قیدی چھڑوا لیں۔ اور یا اپنے اموال واپس لے لیں۔ اور انہوں نے قیدی چھڑوانے کو پسند کیا ہے۔ چنانچہ تم ان کے قیدی انہیں دے دو۔ اور بھیڑ بکریاں۔ اونٹ اور دوسرے اموال اپنے پاس رکھو۔ چنانچہ صحابہؓ نے سب قیدیوں کو آزاد کر دیا تو فاستجیبوا لی ولیومنوا بی کا یہ عظیم الشان نمونہ تھا۔ جو صحابہؓ نے دکھایا۔ صحابہ کے سوا اور کوئی قوم نہیں جو جنگ حنین کے سے خطرناک موقع پر خطرہ میں کود پڑی ہو۔ یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی قوم تھی۔ جو بے دست و پا ہو چکی تھی۔ لیکن جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز اس کے کان میں پڑی تو وہ خطرہ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے۔ پروانہ وار آپ کے ارد گرد جمع ہو گئی

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم

نے آپ سے کہدیا تھا کہ اذهب انت وربک فقاتلا انا ههنا قاعدون کہ تو اور تیرا خدا جا کر لڑو۔ ہم یہیں بیٹھے ہیں۔ اس وقت کوئی لڑائی بھی نہیں تھی۔ صرف ایک قوم کے سامنے دیکھ کر انہوں نے یہ کہدیا تھا۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوم نے عین جنگ کے موقعہ پر جب اس کے قدم اکھڑ چکے تھے اور اس کی سواریاں پیچھے بھاگی جا رہی تھیں۔ اور باوجود پورا زور لگانے کے وہ واپس نہیں مڑتی تھیں یہ نمونہ دکھایا کہ جونہی اس کے کان میں یہ آواز پڑی کہ خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔ تو وہ اپنے گھوڑوں اور اونٹوں کو خالی چھوڑ کر یا ان کی گردنیں کاٹ کر پیدل اس آواز کی طرف بھاگ پڑے۔ اور آناً فاناً آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ اور پھر وہ اس یقین کے ساتھ وہاں جمع ہوئے کہ اگر خدا تعالےٰ کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ بھی وہیں ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے زمین سے لبیک لبیک کہا اور آسمان سے خدا تعالےٰ نے کہا۔ میں تمہاری مدد کے لئے آ گیا ہوں جب دونوں چیزیں جمع ہو گئیں تو دشمن ڈر گیا۔ خدا تعالےٰ کے فرشتے مدد کے لئے اترنے شروع ہوئے اور تھوڑی ہی دیر میں شکست مبدل بفتح ہو گئی۔ غرض

یہ ایک عظیم الشان گر ہے

جو اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں بیان کیا ہے۔ لیکن مسلمان بدقسمتی سے اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اگر کسی شخص کو یہ معلوم ہو جائے کہ ضلع کا ڈپٹی کمشنر اس پر مہربان ہے۔ تو وہ اس کی دہلیز گھسا دیتا ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ اسے اپنی طرف بلاتا ہے۔ تو وہ اس کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ بلکہ ادھر ادھر جاتا ہے۔ کبھی کہتا ہے۔ فلاں کے پاس میری سفارش کر دو کبھی کہتا ہے فلاں کے پاس میری امداد کے لئے درخواست کر دو۔ حالانکہ خدا تعالےٰ کہتا ہے کہ مجھے جو بھی پکارتا ہے۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان میں اس کی پکار کو سنتا ہوں اور اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔ اگرچہ یہ پکار کسی مقرب کی نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک مضطرب کی ہوتی ہے۔ یعنی ایسے شخص کی پکار ہوتی ہے۔ جو گھبرا جاتا ہے۔ جیسا کہ دوسری جگہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ امن یجیب المضطر اذا دعاہ کہ جو شخص مضطر ہوتا ہے اور وہ گھبرا کر پکارتا ہے۔ تو کون اسے جواب دیتا ہے۔ حالانکہ خدا اسے نظر نہیں آ رہا ہوتا۔ اور وہ مبہم طور پر پکار رہا ہوتا ہے لیکن خدا تعالےٰ پھر بھی خیال کر لیتا ہے کہ وہ اسے پکار رہا ہے اور وہ فرضی بات کو حقیقی سمجھ لیتا ہے۔ اور اس کی مدد کرنے لگ جاتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کی کامیابی کے لئے

ایک بڑا رستہ کھول دیا ہے

لیکن بدقسمتی سے مسلمان اس طرف توجہ نہیں کرتے اور اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے وہ غفلت میں پڑے رہتے ہیں۔ اور نہیں سمجھتے کہ خدا تعالےٰ ان کے بالکل قریب ہے اور ان کی مدد کرنے کے لئے تیار ہے وہ خود کہتا ہے انی قریب میں ہر پکارنے والے کے قریب ہوں۔ یہ بالکل وہی لفظ ہیں۔ جو ۱۹۵۳ء کے فسادات کے موقعہ پر میں نے کہے تھے کہ تم مت گھبراؤ۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ خدا میری مدد کے لئے آ رہا ہے نیز میں دیکھتا ہوں کہ وہ دوڑا چلا آ رہا ہے اور پھر یہی ہوا کہ عین اس وقت جب لاہور میں تمام احمدیوں کے قتل کی تجویز ہو رہی تھی۔ وہاں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا۔ اور گھنٹوں میں وہ فساد ختم ہو گیا۔ پس جو شخص اللہ تعالےٰ پر توکل کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کی مدد کرتا ہے۔ اور اس طرح مدد کرتا ہے کہ دوڑ کر اس کے پاس آتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کو مدد کے لئے پکارے اور وہ تین چار فرلانگ کے فاصلہ پر ہو تو بعض اوقات وہ اس کے آتے آتے پکارنے والا مر سکتا ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ کہتا ہے کہ میں ہر پکارنے والے کے قریب ہوں فاصلہ پر نہیں۔ اگر کوئی مجھے پکارے گا۔ تو فوراً ہاتھ بڑھا کر اسے اپنی گود میں بٹھا لوں گا۔ دیر کا سوال ہی نہیں ہوگا۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے اس قیمتی نسخہ کو چھوڑ دیا ہے۔ جو ان کی بدقسمتی کی علامت ہے۔

دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے

کہ خدا تعالےٰ کہتا ہے کہ میں ہر انسان کے قریب ہوں۔ اور یہ کہ میں ہر پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہوں۔ اور جس کے قریب خدا تعالےٰ ہو وہ اکیلا نہیں ہو سکتا۔ بیشک حضرت مسیح موعودؑ نے کشفی حالت میں اپنے بازو پر یہ تحریر فرمایا کہ "میں اکیلا ہوں۔ اور خدا میرے ساتھ ہے"۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ اکیلے تھے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی نظروں میں تو میں اکیلا ہوں۔ لیکن حقیقتاً خدا میرے ساتھ ہے۔ اگر خدا کے ساتھ ہوتے ہوئے بھی کوئی شخص اپنے آپ کو اکیلا کہتا ہے تو اس کی مثال اس بے وقوف کی سی ہوگی۔ جو اپنے باپ کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ کہ رستہ میں ڈاکہ پڑا۔ اور چور ان کا مال لوٹ کر لے گئے۔ جب کسی نے اس سے پوچھا کہ کیا ہوا۔ تو اس نے کہا۔ چور تھے لاٹھی دو جنے میں تھے باپو اکٹھے۔ پس جو خدا تعالےٰ کے ساتھ ہوتے ہوئے بھی کہتا ہو میں اکیلا ہوں۔ تو یہ اس کی بے وقوفی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کے یہ معنے ہیں۔ کہ دنیا کی نظروں میں تو میں اکیلا ہوں۔ لیکن خدا تعالےٰ میرے ساتھ ہے۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ سے فرمایا تھا۔

لاتحزن ان اللہ معنا

ابو بکرؓ! گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہے۔ اور جب اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہے۔ تو دس بارہ لفنگوں کی کیا طاقت ہے۔ کہ وہ ہمیں تکلیف پہنچا سکیں۔ خدا تعالےٰ انہیں خود تباہ کر دے گا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کشف میں جو کہا گیا ہے۔ کہ میں اکیلا ہوں اس کا یہی مطلب ہے۔ کہ دنیا کو تو نظر نہیں آتا کہ میرے ساتھ کوئی اور بھی ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ میرے ساتھ ہے۔ اگر وہ مجھ پر حملہ کریں گے۔ تو وہ دیکھ لیں گے۔ کہ خدا تعالےٰ میرے ساتھ ہے۔ میں کامیاب و کامران ہوں گا۔ اور وہ ناکام اور ذلیل ہوں گے۔ بہر حال قرآن کریم بتاتا ہے کہ ہر شخص جو خدا تعالےٰ کے

سامنے جھکتے۔ اور اس سے مدد مانگتے۔ وہ اس کی مدد کے لئے تیار ہے۔ اور اس کے بالکل قریب ہے۔ صرف اتنا فرق ہے۔ کہ درجہ کے لحاظ سے وہ کسی کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ اور اس کی جلدی مدد کرتا ہے ورنہ وہ سب کے قریب۔ صرف وہ اس بات کا انتظار کرتا ہے۔ کہ کوئی اسے پکارے۔ اور جب کوئی اسے پکارتا ہے۔ تو وہ کہتا ہے۔ میں تیری مدد کے لئے تیار ہوں۔ اب جتنا جس کے پاس

اتنا بڑا نسخہ

موجود ہو۔ اسے بھلا دُنیا کا کیا ڈر ہو سکتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ہماری جماعت اکیلی ہے۔ باقی سب لوگ ایک طرف ہیں۔ اور ہم دوسری طرف لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ ہمارے ساتھ ہے۔ اس لئے گو ہم دنیا کی نظر میں اکیلے ہیں۔ مگر درحقیقت ہم اکیلے نہیں۔ خدا تعالےٰ ہمارے ساتھ ہے۔ اور اگر کوئی ہم پر حملہ کرے گا۔ تو وہ ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ کیونکہ ہمارے اور دشمن کے درمیان خدا تعالےٰ حائل ہو جائے گا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ اس کی چوٹ خدا تعالےٰ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ بلکہ چوٹ لگانے والے کا ہاتھ مفلوج ہو جائے گا۔ اور اسی کی چوٹ الٹ کر اسی پر پڑے گی۔ پس اس گُر کو یاد رکھو۔ اور قیامت تک اسے یاد رکھتے چلے جاؤ۔ کہ ہر مصیبت پر خدا تعالےٰ کو پکارو۔ اگر تم ایسا کرو گے۔ تو دنیا میں تم پر کوئی مصیبت ایسی نہیں آسکتی۔ جس میں خدا تعالےٰ تمہاری مدد نہ کرے اور دشمن کا خطرناک سے خطرناک حملہ بھی خدا تعالےٰ کی مدد کی وجہ سے تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ بشرطیکہ تم کام خود ہی نہ کرو بے ایمانی نہ کرو۔ بد دیانتی نہ کرو۔ خدا تعالےٰ کا خوف کرو۔ تقویٰ کرو۔ ظلم نہ کرو۔ کسی پر تعدی نہ کرو۔ کسی کی ذلت اور بدنامی نہ کرو۔ منافقت نہ دکھاؤ۔ فساد نہ کرو۔ اگر تم ایسے ہو جاؤ گے۔ تو ہر قدم پر اور ہر میدان میں خدا تعالےٰ تمہارا ساتھی ہوگا۔ یہ قرآن کریم کا وعدہ ہے جو اصدق الصادقین ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا کلام جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ اگر تم اس پر عمل کرو گے۔ تو تم ہمیشہ کامیاب اور بامراد ہی دیکھو گے۔ اور تمہارا دشمن ناکام و نامراد ہوگا۔ کیونکہ تمہارا دشمن خدا تعالےٰ کو نہیں پکارتا۔ اسے کوئی مصیبت پہنچے۔ تو وہ اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو پکارتا ہے لیکن تم مصیبت کے وقت خدا تعالےٰ کی طرف جھکتے ہو۔ اور اسی سے مدد چاہتے ہو۔ ہمارے ایک تایا تھے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا کے بیٹے تھے۔ اور آپ کے سخت مخالف تھے۔ اور دہریہ تھے۔ انہیں آپ سے اتنی ضد تھی کہ ہر موقع پر وہ اپنا بغض نکالتے تھے۔ آپ نے جب مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا۔ تو انہوں نے بھی دعویٰ کر دیا۔ کہ میں چوہڑوں کا پیر ہوں۔ اور ان کے بزرگوں کا اوتار ہوں۔ ایک دفعہ لدھیانہ کے بعض چوہڑے جو اپنے پیر سمیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مرید ہو گئے تھے اپنے پیر سے اجازت لے کر قادیان آئے۔ مرزا امام دین صاحب کو پتہ لگا۔ تو انہوں نے انہیں بلایا۔ اور کہا۔ میاں ادھر آؤ۔ جب وہ ان کے پاس گئے۔ تو انہوں نے کہا۔ میاں تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم مرزا غلام احمد کے مرید بن گئے ہو۔ چوہڑوں کا لال بیگ تو میں ہوں۔ تم مرزا صاحب کے پاس کیوں چلے گئے ہو۔ تمہیں وہاں کیا ملا ہے۔ انہوں نے کہا مرزا صاحب! ہم تو ان پڑھ ہیں۔ ہمیں اس بات کا علم نہیں۔ کہ ہمیں کیا ملا ہے۔ صرف اتنا علم ہے۔ کہ آپ مغل تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کی وجہ سے چوہڑے کہلانے لگ گئے۔ اور ہم لوگ چوہڑے تھے۔ لیکن مرزا صاحب کو ماننے کی وجہ سے مرزائی کہلانے لگ گئے ہیں۔ ہمیں دلائل نہیں آتے۔ صرف اتنا نظر آتا ہے۔ کہ ہم آپ پر ایمان لانے کی وجہ سے مرزا بن گئے ہیں۔ اور آپ مخالفت کرنے کی وجہ سے چوہڑے بن گئے ہیں۔ مرزا امام دین صاحب کو ایک دفعہ پیٹ میں درد ہوا۔ ان دنوں قادیان میں حضرت خلیفہ اول رضؓ کے سوا اور کوئی طبیب نہیں ہوتا تھا۔ اس لئے انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کو بلایا۔ آپ ان کے گھر تشریف لے گئے۔ آپ نے دیکھا کہ وہ درد کے مارے دالان میں فرش پر لوٹتے پھرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں ہائے اماں۔ ہائے اماں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے فرمایا۔ مرزا صاحب! اس تکلیف کے وقت بھی آپ خدا تعالےٰ کو نہیں پکارتے۔ اور اپنی والدہ کا نام لے رہے ہیں۔ وہ کہنے لگے۔ مولوی صاحب ماں تو میں نے دیکھی ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ نظر نہیں آتا۔ اس لئے میں خدا تعالےٰ کو کیا پکاروں اپنی ماں کو ہی پکارتا ہوں۔ یہی

مومن اور کافر میں فرق

ہے۔ مرزا امام دین صاحب کو پیٹ میں درد ہوا۔ تو انہیں اپنی ماں یاد آئی۔ خدا یاد نہ آیا۔ لیکن اس کے مقابل پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک دفعہ کھانسی کی سخت تکلیف ہوئی۔ بہتیرا علاج کیا گیا۔ لیکن آرام نہ آیا۔ ایک دن کسی نے کچھ کیلے اور سنگترے بھیج دیئے۔ میں چونکہ آپ کو دوا پلایا کرتا تھا۔ اسلئے سمجھتا تھا۔ کہ آپ کی صحت کا ذمہ دار میں ہی ہوں۔ آپ نے کیلے دیکھے۔ تو ایک کیلہ کھانے کی خواہش کی۔ میں نے کہا۔ حضور آپ کو کھانسی کی تکلیف ہے۔ اور دوا کا استعمال کر رہے ہیں۔ اور ابھی تک بیماری میں افاقہ نہیں ہوا۔ اب آپ کیلا کھانے لگے ہیں۔ اس سے تکلیف بڑھ جائے گی۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میری اسبات کی پرواہ نہ کی۔ اور آپ نے کیلا اٹھایا۔ اور کھا لیا۔ بعد میں فرمایا۔ میاں مجھے اس کیلے کی وجہ سے مرض میں زیادتی کا کوئی ڈر نہیں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے مجھے بتایا ہے۔ کہ اب مجھے شفا ہو جائے گی۔ اب دیکھو مرزا امام دین صاحب بیماری کے وقت اماں اماں پکارتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود انہیں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی دوا کی ضرورت پیش آئی۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کھانسی کی تکلیف ہوئی اور دواؤں کے باوجود آرام نہ آیا۔ تو آپ نے کیلہ کھا لیا۔ اور پھر فرمایا۔ مجھے خدا تعالےٰ نے بتایا ہے۔ کہ مجھے شفا ہو جائے گی۔ اور واقعہ میں آپ کو شفا ہو گئی۔ پس جو خدا تعالےٰ کو پکارتا ہے۔ وہ اس کی برکت پاتا ہے۔ اور جو خدا تعالےٰ کو نہیں پکارتا۔ وہ خدا تعالےٰ کی برکت سے محروم رہتا ہے مسلمانوں کو ۱۲۰۰ سال سے یہ مقام بھولا ہوا تھا۔ خدا تعالےٰ نے حضرت مرزا صاحب کے ذریعہ انہیں یہ مقام یاد کرایا ہے۔ مگر اب بھی اکثر لوگ اسے بھول جاتے ہیں۔ لیکن یہ ایسا ہتھیار ہے کہ توپ و تفنگ بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کوئی مصیبت تم پر آئے۔ تم خدا تعالےٰ کے سامنے جھک جاؤ۔ اور پھر

یقین رکھو

کہ خدا تعالےٰ تمہاری مدد کرے گا۔ اگر تم ایسا کرو۔ تو وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا۔ کہتے ہیں شیر کے سامنے اگر کوئی شخص لیٹ جائے تو وہ اس پر حملہ نہیں کرتا۔ بلکہ چپکے سے پاس سے گزر جاتا ہے۔ اسی طرح جو شخص خدا تعالےٰ کے سامنے جھک جائے۔ اور اس کے آستانہ پر گر پڑے۔ تو وہ بھی اس کو مرنے نہیں دیتا۔ اور سمجھتا ہے کہ اس کی ذلت میری ذلت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ اپنے والد صاحب کا ایک قصہ سنایا کرتے تھے۔ میاں بدر محی الدین صاحب جو بٹالہ کے رہنے والے تھے۔ ان کے والد جی کا نام غالباً پیر محی الدین تھا۔ ہمارے دادا کے بڑے دوست تھے۔ اس زمانہ میں لاہور کی بجائے امرتسر میں کمشنری تھی۔ اور کمشنر موجودہ زمانہ کے گورنر کی طرح سمجھا جاتا تھا۔ اور امرتسر میں اپنا دربار لگایا کرتا تھا۔ جس میں علاقہ کے تمام بڑے بڑے رؤسا شامل ہوا کرتے تھے۔ ایک دفعہ

امرتسر میں دربار لگا

تو ہمارے دادا کو بھی دعوت آئی۔ اور چونکہ انہیں معلوم تھا۔ کہ

پیر غلام محی الدین صاحب

بھی اس دربار میں شامل ہوں گے۔ اس لئے وہ گھوڑے پر سوار ہو کر بٹالہ میں ان کے مکان پر پہنچے۔ وہاں انہوں نے دیکھا کہ ایک غریب آدمی پیر غلام محی الدین صاحب کے پاس کھڑا ہے۔ اور وہ اس سے کسی بات پر بحث کر رہے ہیں۔ جب انہوں نے دادا صاحب کو دیکھا تو کہنے لگے۔ مرزا صاحب دیکھئے یہ میراثی کیسا بے وقوف ہے۔ کمشنر صاحب کا دربار منعقد ہو رہا ہے۔ اور یہ کہتا ہے کہ وہاں جا کر کمشنر صاحب سے کہا جائے کہ گورنمنٹ نے اس کی ۲۵ ایکڑ زمین ضبط کرلی ہے۔ یہ زمین اسے واپس دے دی جائے بھلا یہ کوئی بات ہے۔ کہ دربار کا موقعہ ہو۔ اور کمشنر صاحب تشریف لائے ہوئے ہوں۔ اور ایک میراثی کو ان کے سامنے پیش کیا جائے۔ اور

سفارش کی جائے

کہ اس کی ۲۵ ایکڑ زمین جو اسے اکال کے کسی ججمان نے دی تھی ضبط ہو گئی ہے۔ اسے واپس دی جائے۔ چونکہ وہ پیر تھے۔ گو وہ درباری بھی تھے اس لئے انہیں یہ بات بہت عجیب معلوم ہوئی دادا صاحب نے اس میراثی سے کہا کہ تم میرے ساتھ چلو۔ چنانچہ وہ اسے ساتھ لے کر امرتسر پہنچے۔ جب کمشنر صاحب دربار میں آئے۔ تو درباریوں کا ان سے تعارف کرایا جانے لگا۔ جب دادا صاحب کی باری آئی۔ تو انہوں نے کمشنر صاحب سے کہا کہ ذرا اس میراثی کی بانہہ پکڑ لیں۔ میں اس کا مطلب بعد میں بتاؤں گا۔ چنانچہ ان کے کہنے پر اس نے میراثی کی بانہہ پکڑ لی۔ اس پر

ہمارے دادا صاحب کہنے لگے

ہماری پنجابی زبان میں ایک مثال ہے کہ "بانہہ پھڑے دی لاج رکھنا" کمشنر یہ حیران ہوا۔ اور کہنے لگا۔ مرزا صاحب اس کا کیا مطلب ہے۔ اس پر دادا صاحب نے کہا۔ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ جب آپ نے ایک شخص کا بازو پکڑا ہے۔ تو پھر اس بازو پکڑنے کی لاج بھی رکھنا۔ اور اسے چھوڑنا نہیں۔ وہ کہنے مرزا صاحب آپ یہ بتائیں۔ کہ اس سے آپ کا مقصد کیا ہے۔ انہوں نے کہا اس کی ۲۵ ایکڑ زمین تھی جو اسے اس کے کسی مہربان نے دی تھی۔ اور حکومت نے اسے ضبط کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ ہمارے مغل بادشاہ جب دربار لگایا کرتے تھے۔ تو اس موقعہ پہ ہزاروں ایکڑ زمین لوگوں کو بطور انعام دیا کرتے تھے۔ لیکن یہ غریب حیران ہے کہ اس کے پاس جو ۲۵ ایکڑ زمین تھی وہ ضبط کر لی گئی ہے۔ کمشنر پر

اس بات کا ایسا اثر ہوا

کہ اس نے اسی وقت اپنے منشی کو بلایا اور کہا یہ بات نوٹ کر لو۔ اور حکم دے دو کہ اس شخص کی زمین ضبط نہ کی جائے۔ اب دیکھو دنیا میں جب ایک انسان بھی "بانہہ پھڑے دی لاج" رکھتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ بانہہ پھڑے دی لاج کیوں نہیں رکھے گا۔ جو خدا تعالےٰ کا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ اسے کبھی نہیں چھوڑتا۔ پس دعائیں کرو۔ اور اس گُر پر قائم رہو۔ جو شخص اس گُر پر عمل کرتا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور وہ ہمیشہ اپنے دشمن پر غالب رہتا ہے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا:۔

باہر ایک جنازہ پڑا ہے۔ یہ جنازہ سیالکوٹ سے آیا ہے۔ چند دن ہوئے وہاں ایک خطرناک حادثہ ہوا ہے۔ اور جس خاندان میں یہ حادثہ ہوا وہ احمدیت کے قبول کرنے کے لحاظ سے ضلع سیالکوٹ میں اول نمبر پر تھا یعنی

میر حامد شاہ صاحب مرحوم کا خاندان

اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ تو اس وقت بھی اسی خاندان میں ہی ٹھہرے تھے۔ سید ناصر شاہ صاحب مرحوم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے تھے ان کے ایک لڑکے کی وہاں شادی تھی۔ ہمارے ملک میں رواج ہے۔ کہ عورتیں دولہا کو اندر بلا لیتی ہیں۔ اور اسے تحفے وغیرہ دیتی ہیں۔ چنانچہ اسی دستور کے مطابق عورتوں نے دولہا کو مکان کی دوسری منزل پر بلایا ابھی عورتیں دولہا کو تحائف ہی دے رہی تھیں۔ کہ اوپر کی چھت نیچے آگری۔ اور پھر اس چھت کے بوجھ کی وجہ سے نیچے کی چھت بھی گر گئی۔ نیچے مرد تھے۔ ان میں سے بھی ایک بڑی تعداد زخمی ہوئی۔ اور اوپر چھت پر جو عورتیں تھیں۔ ان میں سے بھی کچھ زخمی ہوئیں۔ اور کچھ فوت ہو گئیں۔ چنانچہ دو جنازے پہلے آئے تھے۔ اور ایک نعش آج آئی ہے۔ یہ نعش

سید ناصر شاہ صاحب کی اہلیہ

کی ہے۔ ان کے لڑکے کی شادی تھی۔ اور اسی سلسلہ میں یہ وہاں گئی تھیں چھت گرنے کی وجہ سے زخمی ہوئیں۔ اور بعد میں فوت ہو گئیں۔ نماز کے بعد ان کا جنازہ پڑھاؤں گا۔ دوست جنازہ میں شامل ہوں۔ اور مرحومہ کے درجات کی بلندی اور اس کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔

کلکتہ میں سیرت پیشوایان مذاہب کا عظیم الشان کامیاب جلسہ

مختلف مذاہب کے نمائندوں کی شرکت اور ہادیان مذاہب سے اظہار عقیدت

صدر جلسہ جناب کالی داس صاحب ناگ ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ڈی لٹ ایم۔ پی کو جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے قرآن مجید انگریزی کی پیشکش

(از مکرم سید بدر الدین صاحب انچارج احمدیہ دار التبلیغ کلکتہ):

جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے امسال مورخہ ۳ر مارچ ۱۹۵۷ء کو پیشوایان مذاہب کے جلسے کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ اور جلسہ کے انعقاد سے تقریباً ایک ماہ قبل جلسہ کی تیاری شروع کی گئی۔ پبلک میں جلسہ کی تشہیر کے لئے اردو۔ بنگلہ اور انگریزی زبان میں تین ہزار پوسٹر چھپوا کر کلکتہ کے مختلف علاقہ جات میں چسپاں کئے۔ پندرہ ہزار ہینڈ بل مذکورہ بالا تینوں زبانوں میں چھپوا کر اہالیان شہر میں تقسیم کئے۔

علاوہ ازیں شہر کے مقامی اردو۔ انگریزی اور بنگلہ اخبارات میں بھی جلسہ کے اعلانات کئے گئے۔ اور اس موقع کے مناسب حال انگریزی زبان میں ایک دو ورقہ ٹریکٹ ۵ ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ اس ٹریکٹ میں غیر مسلم احباب کی وہ آراء درج ہیں جو انہوں نے جماعت احمدیہ کی صلح کل پالیسی کے متعلق دی ہیں۔ اور اخبار سٹیٹسمین کلکتہ میں شائع ہو چکی ہیں۔ اشتہارات اور لٹریچر کی اشاعت کا انتظام محترم الحاج منشی شمس الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ و سیکرٹری دعوت و تبلیغ کلکتہ نے سر انجام دیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

مختلف مذاہب کے نمائندگان کو اس جلسہ میں شمولیت کی دعوت دینے کے لئے محترم امیر صاحب محترم انوار الحق صاحب مکرم محمد شہاب الدین صاحب اور خاکسار احباب کے پاس گئے۔ اور جلسہ میں تقاریر کے لئے درخواست کی۔ چنانچہ اکثر احباب نے ہماری درخواست کو نہ صرف منظور کیا بلکہ اس قسم کے جلسوں کے انعقاد پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے شمولیت کا وعدہ کیا۔ مرکز سے محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی اور محترم مولانا غلام احمد صاحب فاضل جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔

جلسہ کا انعقاد احمدیہ دار التبلیغ کے میدان میں کیا گیا۔ جہاں ایک خوبصورت پنڈال تیار کیا گیا۔ پنڈال کے چاروں طرف خوشنما قطعات آویزاں کئے گئے جن میں ہادیانِ مذاہب کو خراجِ عقیدت پیش کیا گیا تھا۔ نیز قرآن پاک کی بھی تعلیم کا ذکر تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے آنیوالے راہنما خواہ کسی ملک اور دیش میں ظاہر ہوئے ہوں سب کے سب قابلِ عزت ہیں۔ کیونکہ یہ سب ایک ہی لڑی کے موتی ہیں۔

جلسہ کی کارروائی

جلسہ کی کارروائی ٹھیک ۵ بجے شام جناب ڈاکٹر کالی داس صاحب ناگ ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ قرآن پاک کی تلاوت اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولانا بشیر احمد صاحب مبلغ دہلی نے افتتاحی تقریر کی۔ جس میں اس جلسے کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ شر پسند طبقہ نے مذہب کا غلط استعمال کر کے یہ پروپیگنڈا کیا کہ مذہب پھوٹ اور تفرقہ کی تعلیم دیتا ہے۔ لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے آج کا یہ جلسہ اس غرض کے لئے منعقد کیا گیا ہے کہ یہ بتایا جائے۔ کہ اصولی طور پر مذاہب کی تعلیم ایک ہے۔ اور آج کے جلسے میں ہونے والی تقاریر سے اس امر کا واضح اور بیّن ثبوت حاضرین کو ملے گا۔ کہ

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بَیر رکھنا

معززین کے پیغامات

افتتاحی تقریر کے بعد الحاج منشی شمس الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے وہ پیغامات پڑھ کر سنائے جو مختلف احباب کی طرف سے اس سلسلہ میں آئے ہوئے تھے۔ ان میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کا وہ اہم پیغام بھی شامل تھا۔ جو حضور نے امیر صاحب جماعت احمدیہ کلکتہ کی درخواست پر بذریعہ تار ارسال فرمایا تھا۔ (یہ پیغام دوسری جگہ درج ہے) اسی طرح جناب ... رادھا کرشنن صاحب وائس پریذیڈنٹ ہندوستان اور جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کے پیغامات بھی پڑھ کر سنائے گئے۔

پیغامات کے بعد جناب صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں اس قسم کے جلسوں کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور جماعت احمدیہ کی اس صلح کل پالیسی کو سراہا اور فرمایا آج کا یہ اجتماع مختلف ادیان کے نمائندوں کا ہی اجتماع نہیں بلکہ ایک روحانی ساز ہے جس میں سے مختلف نیک آوازیں نکل رہی ہیں۔

سیرت حضرت مسیح علیہ السلام

آپ کے ان صدارتی ریمارک کے بعد جناب جے۔ کے بسواس صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی مجسٹریٹ نے حضرت مسیح علیہ السلام کی سیرت پاک پر تقریر کی۔ آپ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دکھ اور مصیبت کے بعد خدا پر ایمان مکمل ہوتا ہے۔ اور اصل ایمان یہی ہے۔ کہ دکھ اور مصیبت کے آنے پر انسان اللہ کا دامن نہ چھوڑے۔ حضرت مسیح کی ساری زندگی دکھوں کی آماجگاہ تھی لیکن آپ نے اس درد بھری زندگی میں یہی نمونہ ہمارے سامنے رکھا کہ اللہ کا دامن کبھی نہ چھوڑو۔

صدر جلسہ کو قرآن کریم کی پیشکش

جناب بسواس صاحب کی تقریر کے بعد جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے محترم مولانا بشیر احمد صاحب نے ڈاکٹر کالی داس صاحب صدر جلسہ کی خدمت میں قرآن مجید انگریزی بطور تحفہ پیش کیا۔ اس موقع پر مولانا صاحب نے فرمایا جماعت احمدیہ مختلف زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ کر چکی ہے۔ اور جماعت کے امام سیدنا حضرت امیر المومنین کا فیصلہ ہے کہ دنیا کی اہم زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کئے جا دیں تاکہ وہ روحانیت جو اس کتاب کے ذریعہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ملی اور جس کتاب کے زریں اصولوں پر عمل کر کے عرب کے بدو باا خلاق اور باخدا انسان بن گئے۔ اس روحانیت سے وہ قومیں حصہ لے سکیں جو عربی زبان نہیں جانتی ہیں۔ جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے اسی امید کے ساتھ جناب ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں اللہ کی کتاب پیش کی جا رہی ہے۔ تاکہ وہ اس کے مطالعہ سے اپنی روحانی پیاس کو دور کرنے کے لئے اس میں سے شیریں پانی حاصل کر سکیں ڈاکٹر صاحب موصوف نے پورے ادب و احترام کے ساتھ قرآن مجید کا تحفہ قبول کیا۔ اور وعدہ کیا کہ وہ اس کتاب کا ضرور مطالعہ کریں گے۔ اور فرمایا کہ میں جماعت احمدیہ کا بے حد ممنون ہوں کہ انہوں نے یہ اہم کتاب مجھے مطالعہ کے لئے دی۔

جناب ڈاکٹر کالی داس صاحب موصوف کو چونکہ ایک اور جلسہ میں صدارت کے لئے تشریف لے جانا تھا۔ اس لئے آپ نے جناب پروفیسر جہڑ لال صاحب چوپڑہ ایم۔ اے کو اپنی جگہ صدر تجویز کیا اور اپنی ضرورت کے پیش نظر احباب سے اس اہم تقریب کو چھوڑ جانے پر معذرت کا اظہار فرمایا۔ آپ کے تشریف لے جانے پر جلسہ کی کارروائی جناب چوپڑہ صاحب کی زیر صدارت جاری رہا۔

سیرۃ حضرت بدھ علیہ السلام

چنانچہ حسب پروگرام جناب پنڈت دینا نیل کے اجرائی تعنیٹری۔ انگریزی زبان میں تقریر شروع ہوئی۔ آپ نے مہاتما بدھ کی تعلیم پر روشنی ڈالی اور پالی زبان کے شلوک پڑھ کر ان کا انگریزی ترجمہ کیا۔ اور مہاتما بدھ کی سیرت کے متعلق اہم واقعات بیان کئے آپ کی تقریر کے بعد کیپٹن

سیرت حضرت بابا نانک جیؒ

جوگ سنگھ صاحب جنرل سیکرٹری سکھ کلچرل سنٹرل کلکتہ نے شری گورو نانک جی مہاراج کی سوانح حیات پر تقریر کی آپ نے بابا جی کی تعلیم میں سے توحید اور باہمی پیار کی تعلیم پر خصوصیت سے روشنی ڈالی۔

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بعدہٗ مکرم پروفیسر ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب اختر ایم۔ اے پروفیسر پٹنہ یونیورسٹی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس زمانے کی موجودہ حالت کے پیش نظر ایک ایسے انسان کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی جو روحانی لحاظ سے لوگوں کو مطمئن کر سکے۔ چنانچہ اس ضرورت کے مطابق اللہ تعالےٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا۔ آپ کی تعلیم میں تین امور کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ نے خصوصیت سے باہمی صلح اور رواداری اور دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے جو ٹھوس عملی تجاویز حضور نے دنیا کے سامنے رکھیں ان کو بیان فرمایا۔

آپ کے بعد پنڈت ایودھیا پرشاد صاحب بی۔ اے ایڈوکیٹ آریہ سماج کی تقریر ہوئی آپ نے بتایا کہ کوئی مذہب بھی کسی سے دشمنی اور مخالفت کی تعلیم نہیں دیتا۔ چنانچہ آپ نے وید کا یہ منتر پڑھا۔ "مترسیہ چکھشرشا سیکھشا ہے" یعنی ہمیں تمام لوگوں کے ساتھ مترتا دوستی اور پریم کا سلوک کرنا چاہیئے۔ اور اس کے ساتھ ہی آپ نے قرآن مجید کی آیات پڑھ کر بتایا کہ قرآن مجید بھی اسی محبت اور رواداری کی تعلیم دیتا ہے۔ وہ لوگ جو مذہب کو افتراق کا ذریعہ بناتے ہیں۔ دراصل انہوں نے کبھی بھی اپنی مذہبی کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا ہوتا اور اگر ہم ایک دوسرے کی مذہبی کتب پڑھیں تو یہ تفرقہ نہیں ہو سکتا۔ اس تقریر کے بعد جناب مسٹر اردو ڈیشر دین شاہ صاحب نے بزبان انگریزی حضرت زرتشت کی سوانح حیات پر تقریر کی۔ اور آپ کی زندگی کے بعض اہم واقعات بیان فرمائے۔

شری کرشن جی کی سیرت

ان کی تقریر کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی نے شری کرشن کی سیرت و تعلیم پر مہابھارت اور گیتا کے حوالہ جات سے روشنی ڈالی۔ اور آپ کی تعلیمات میں سے حسب ذیل امور کا ذکر کیا۔ ۱- افراط و تفریط کسی معاملہ میں مناسب نہیں۔ محض تارک دنیا ہو جانا بھی مناسب نہیں اور بالکل دنیادار ہو کر دین دھرم کو تیاگ دینا بھی مناسب نہیں بلکہ درمیانی

راہ اختیار کرنی چاہیئے۔ سزا کے بارہ میں بھی آپ نے یہ تعلیم دی کہ وقت و ضرورت کے مطابق سزا دی جائے۔ اگر مناسب سمجھیں سزا دیں جیسا کہ آپ نے کوروؤں کو سزا دی اور مناسب سمجھیں تو معاف کر دیں۔ ۲- نفسانی خواہشات کو دبانے کی تعلیم دی۔ ۳- سب کے ساتھ پریم کرنے کی آپ نے تعلیم دی ۴- ایک خدا کی عبادت پر زور دیا۔

آپ کی تقریر کے بعد ریورنڈ منی سین نے برہمو سماج کی تعلیم پر تقریر کی۔ اور جماعت احمدیہ کے اس مشن پر بہت خوشی کا اظہار کیا آپ نے برہمو سماج کو سمجھنے کے لئے تحفۃ الملوک کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائی۔

سیرۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اس تقریر کے بعد جناب مولانا غلام احمد صاحب فاضل نے افضل الرسل، خاتم الانبیاءؐ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلعم نے جو خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر دیا اگرچہ مختصر ہے۔ لیکن آپ کی تعلیم کا نچوڑ اس میں حضور نے اخوت و رواداری کی وہ زبردست تعلیم دی ہے۔ جس پر عمل کر کے مسلمانوں نے بلند و بالا مقام حاصل کیا۔ اس خطبہ میں حضور کی دوسری تعلیم امن و شانتی کی ہے۔ اور تیسری چیز جس پر حضور نے اس خطبہ میں عورتوں کے حقوق و فرائض بیان فرمائے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ آپؐ نے اس وقت عورت کے حقوق کی نگہداشت کی جب دوسری قومیں عورت کے حقوق سے غافل تھیں اس تقریر کے بعد مولوی عبید الرحمٰن صاحب فانی مبلغ مرشد آباد نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بنگالی زبان میں تقریر کی۔ جس میں آپ نے ٹیگور اور دیگر غیر مسلم احباب کے اسلام اور آنحضرت صلعم کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے ان کو بیان کیا۔

حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو خراج عقیدت

ان کے بعد جناب چوپڑہ صاحب صدر جلسہ نے نہایت عمدہ اور دلکش الفاظ میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ صاحب صدر قریباً ہر تقریر کے بعد عمدہ رنگ میں صدارتی ریمارکس بھی دیتے رہے

شکریہ احباب بالآخر جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے محترم مولانا بشیر احمد صاحب نے صاحب صدر، حاضرین کرام اور تقریر کرنے والے حضرات کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے ہمارے جلسہ کی رونق کو بڑھایا۔ اور ۹½ بجے جلسہ کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔

حاضرین جلسہ کی دلچسپی

اگرچہ امتحانات کی مصروفیات کے پیش نظر ہمیں ڈر تھا۔ کہ ہمارے جلسہ کی حاضری زیادہ نہ ہو سکے گی۔ اور اس میں مزید اضافہ یہ ہوا۔ کہ امتحانات کی وجہ سے ہی ہمیں عین وقت پر لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی ممانعت ہو گئی۔ لیکن بروقت کوشش کرنے سے حکام بالا نے لاؤڈ سپیکر کی بھی اجازت دے دی۔ اور ہماری امیدوں سے بہت بڑھ کر احباب جلسہ میں تشریف لائے۔ پنڈال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور ۵½ بجے شام سے لے کر رات کے ۹½ بجے تک حاضرین جن میں ہندو، سکھ، مسلم، عیسائی سب شامل تھے ہمہ تن گوش ہو کر تقاریر کو سنتے رہے۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ اور مستورات بھی کثرت سے شریک ہوئیں۔

مغربی بنگال کے انچارج مبلغ الحاج مولانا محمد سلیم صاحب حیدر آباد دکن کے دورہ پر تھے۔ اس لئے وہ اس جلسہ میں شرکت نہ کر سکے اور ان کی عدم موجودگی کو بشدت محسوس کیا گیا۔ محترم جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ کلکتہ نے اس جلسہ کو کامیاب کرنے کے لئے شب و روز محنت کی۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے انہیں جزائے خیر عطا فرمادے۔ آمین۔

درخواست دعا یہ رپورٹ پیش کر کے میں قارئین کرام سے درخواست کروں گا کہ وہ دعا کریں کہ اللہ پاک اس جلسہ کے بہترین ثمرات ہم کو دے۔ اور آئندہ بھی جماعت کلکتہ کو زیادہ سے زیادہ خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمادے۔ وما توفیقنا الا باللّٰہ العلی العظیم۔

زکوٰۃ کی اہمیت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ "جس مال پر زکوٰۃ واجب ہو مگر ادا نہ کی جائے بلکہ زکوٰۃ کا حصہ اس میں شامل رہنے دیا جائے تو وہ سارے مال کو ہی تباہ کر دیگا"

اگر احباب جماعت توجہ کریں تو خدا کے فضل سے ہر گھر سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔ بہت سے زیورات ہیں جن کی زکوٰۃ نہیں دی جاتی۔ اکثر ایسی تجارتیں ہیں جن پر ادائیگی زکوٰۃ لازمی ٹھہرتی ہے لیکن احباب اس فریضہ کی ادائیگی سے غفلت اختیار کر رہے ہیں حالانکہ ایمان کی حفاظت کے لئے زکوٰۃ کی ادائیگی از حد ضروری ہے پس احباب جماعت کو چاہیئے کہ اس شرعی فریضہ کی ادائیگی کر کے ایمانوں کی حفاظت اور اپنے مال کی پاکیزگی کی فکر کریں اللہ تعالےٰ سب دوستوں کو اس کی توفیق عطا فرمادے۔ ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ قادیان

غانا — مغربی افریقہ کی نئی آزاد مملکت

دنیا کی آزاد قوموں کی برادری میں ایک نئے رکن کا اضافہ

مبلغ گولڈکوسٹ مکرم مولوی عبدالقدیر صاحب۔ ربوہ

گولڈکوسٹ ۶ مارچ سے آزادی و خودمختاری حاصل کر کے "غانا" کے نام سے دنیا کی آزاد قوموں کی صف میں داخل ہوچکا ہے۔ مغربی افریقہ میں چار برطانوی مقبوضات میں سے گولڈکوسٹ ایسا ملک ہے جس کے باشندوں نے سب سے زیادہ تعداد میں امیرالمؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کے ارسال کردہ مبلغین کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے احمدیت کو قبول کیا اور خدا تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ اس نے افریقہ کے جنوب اور مغرب میں سے سب سے پہلے آزادی و خودمختاری کی نعمت سے نوازنے کے لئے گولڈکوسٹ کو ہی چنا۔ گولڈکوسٹ کی کل آبادی ۴۵ لاکھ ہے۔ اور وہاں اب تک ۳۰ ہزار سے زائد افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوچکے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تعداد روز بروز اتنی تیزی سے بڑھ رہی ہے کہ عیسائیوں میں تشویش اور مایوسی کے اثرات واضح طور پر نمایاں ہورہے ہیں۔ جن کا اظہار وہ اپنی تقریروں اور تحریروں میں کرتے رہتے ہیں۔

پھر حکومت کے عمائدین اور اونچے طبقہ کے لوگوں میں بھی احمدیت کا نفوذ بڑھ رہا ہے۔ چنانچہ وزیر اعظم کوامی کرومانے جن کے سر تحریک آزادی کو کامیابی سے چلانے کا سہرا ہے۔ ایک دفعہ کماسی میں ہمارے احمدیہ سیکنڈری سکول میں تقریر کرتے ہوئے احمدیت کی تعلیم کو سراہا۔ اور طلبہ کو اسلام کا مطالعہ کرنے کی تلقین کی۔ اسی طرح "کوفوڈوا" نامی ایک شہر میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ "صحیح رنگ میں مسلمان احمدی ہیں۔ اور احمدی جس رنگ میں اسلام کو پیش کرتے ہیں وہ ہمارے لئے قابل قبول اور مفید ہے"۔

اس کے علاوہ اکرا کمیونٹی سینٹر میں ہمارے ایک جلسہ کی صدارت گولڈکوسٹ کی مجلس دستور ساز کے صدر سر ایمینوئیل کیسٹ نے کی۔ اور جلسہ کے اختتام کے بعد صدارتی ریمارکس میں انہوں نے احمدیہ مشن کے کام اور احمدیت کی تعریف کرتے ہوئے اسے اپنے ملک و ملت کے لئے مفید قرار دیا۔ نیز احمدیہ مشن کو تحمل، امن اور رواداری کا مکمل نمونہ قرار دیتے ہوئے دوسرے مشنوں کو بھی اس کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی۔ پس گولڈکوسٹ کی آزادی اور خودمختاری منصف اور حق پسند دنیا کے لئے عموماً اور احمدیہ جماعت کے لئے خاص طور پر خوشی اور مسرت کا باعث ہے۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ گولڈکوسٹ کی آزادی کے حصول اور اس میں نمایاں کامیابی کا سہرا ڈاکٹر "کوامی کروما" کے سر ہے یہ ایک مضبوط و توانا نوجوان ہے۔ جس کی پیدائش "ڈیبا" نامی گاؤں میں ۱۹۰۹ء میں ہوئی۔ اس کے ماں باپ اگرچہ غریب تھے لیکن غربت نے انہیں اپنے بیٹے کی تعلیم سے غافل نہ ہونے دیا۔ چنانچہ انہوں نے زیادہ سے زیادہ محنت کر کے اپنے بیٹے کی تعلیم کے لئے پس انداز کیا اور اسے کیتھولک مشن سکول میں تعلیم دلوائی۔ سکول میں ننھا کوامی ہوشیار محنتی اور احساس ذمہ داری کا حامل ثابت ہوا۔ اور اپنے اساتذہ کے مشورہ پر سکول سے فارغ ہونے کے بعد اس نے اپنی زندگی "ایلمینا" کے پاس ایک گاؤں میں ایک ٹیچر کے طور پر شروع کی۔ لیکن اعلیٰ تعلیم کے شوق اور ترقی کی امنگ نے اسے اس حالت پر مطمئن نہ رہنے دیا چنانچہ ٹیچر کوامی کروما گاؤں کے اس سکول کو چھوڑ کر "اچی موٹا کالج" میں داخل ہوگیا۔ جہاں اس نے خود کو غیر معمولی طور پر ذہین اور بہترین مقرر ثابت کیا۔ اچی موٹا کالج سے فراغت کے بعد تھوڑی سی رقم کرایہ وغیرہ کے لئے جمع کر کے کوامی کروما امریکہ چلا گیا اور وہاں لنکن یونیورسٹی میں داخل ہوکر علی الترتیب بی۔اے۔ بی ڈی۔ ایم۔اے اور ایم۔ایس سی کی ڈگریاں حاصل کرنے کے بعد اسی یونیورسٹی میں لیکچرر کے طور پر کام شروع کر دیا۔ پھر وہاں سے بعض دوستوں کے مشورہ پر لا کا مطالعہ کرنے کے لئے امریکہ کو خیرباد کہہ کر انگلستان پہنچا۔

کوامی کروما کے انگلستان میں قیام کے دوران میں گولڈکوسٹ کے دارالخلافہ "اکرا" (Accra) میں ایک سیاسی تنظیم یونائیٹڈ گولڈکوسٹ کنونشن (U.G.C.C) کے نام سے قائم کی گئی جس کے لئے جنرل سیکرٹری کے عہدہ کے لئے کسی مناسب نوجوان کی ضرورت محسوس کی گئی کوامی کروما کے بعض دوستوں نے اس کا نام اس عہدہ کے لئے تجویز کیا۔ چنانچہ کوامی کروما کو انگلستان سے بلا کر اس عہدہ پر مقرر کر دیا گیا۔ کوامی کروما نے ایک سوچے سمجھے پروگرام کے مطابق اور دن رات کی انتھک کوششوں کے ذریعہ ملک بھر کے نوجوانوں کو منظم کر کے ان میں آزادی کی روح کوٹ کوٹ کر بھر دی ۱۹۴۹ء میں کوامی کروما نے بعض اختلافات کی بناء پر یونائیٹڈ گولڈکوسٹ کنونشن سے علیحدگی اختیار کر کے کنونشن پیپلز پارٹی (C.P.P) کے نام سے خود اپنی ایک پارٹی قائم کی۔ اس نئی پارٹی نے "فوری آزادی و خودمختاری" کا نعرہ بلند کیا اور اسے ملک بھر میں مقبولیت حاصل ہوگئی۔ جسے گورنمنٹ تشویش کی نظروں سے دیکھنے لگی۔ کوامی کروما نے جب دیکھا کہ اس پارٹی کے مطالبات کو ماننے کی بجائے گورنمنٹ اسے بزور دبانے کی کوشش کر رہی ہے۔ تو اس نے جنوری ۱۹۵۱ء میں Positive Action کا اعلان کیا جس کی وجہ سے ملک کی سیاسی فضا بگڑ گئی اور کوامی کروما اور اس کے بڑے بڑے ساتھیوں کو قید خانہ میں ڈال دیا گیا۔

جبکہ کوامی کروما قید خانہ میں تھا ملک میں عام انتخابات کروائے گئے۔ جن میں گورنمنٹ کے دباؤ کے باوجود کوامی کروما کی پارٹی (C.P.P) کو ملک بھر میں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ چنانچہ گولڈکوسٹ کے گورنر سر چارلس آرڈن کلارک نے مجبور ہو کر کوامی کروما کو قید خانہ سے نکال کر گورنمنٹ بنانے کی دعوت دی اور اس طرح کوامی کروما پہلا افریقی وزیر اعظم بنا ۱۹۵۶ء میں آخری بار عام انتخابات کروائے گئے۔ اور برٹش گورنمنٹ نے اعلان کیا۔ کہ انتخاب کے بعد اگر ملک کی معقول اکثریت آزادی کا مطالبہ کرے تو گولڈکوسٹ کو آزادی حاصل ہو جائے گی۔ چنانچہ انتخابات میں ان کو نمایاں کامیابی ہوئی اور ستمبر ۱۹۵۶ء میں گورنمنٹ برطانیہ کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ ۶ مارچ ۱۹۵۷ء کو گولڈکوسٹ کو مکمل آزادی اور خودمختاری حاصل ہو جائے گی اور اس طرح ملک کو بغیر کشت و خون یا غیر معمولی قربانیوں کے تھوڑے سے عرصہ کی جدوجہد کے بعد آزادی اور خودمختاری جیسی نعمت حاصل ہوگئی۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جاچکا ہے۔ گولڈکوسٹ کی آبادی ۴۵ لاکھ ہے۔ گولڈکوسٹ تین حصوں میں منقسم ہے۔ اول کالونی (Colony) دوم اشانٹی (Ashanti)، سوم ناردرن ٹیریٹری (N. T.)۔ اس کے علاوہ ٹوگولینڈ کا وہ حصہ جو برٹش ٹرسٹی شپ (British Trusteeship) میں تھا۔ حال ہی میں اقوام متحدہ کے زیر نگرانی رائے شماری کے ذریعہ گولڈکوسٹ میں شامل ہوچکا ہے۔ گولڈکوسٹ کا دارالحکومت اکرا (Accra) میں ہے جو کہ کالونی میں واقع ہے۔ کالونی آبادی کے اعتبار اور تعلیم میں سب سے اول نمبر پر ہے۔ گولڈکوسٹ کے بڑے بڑے قبیلے اشانٹی ایوے (Ewe) اور فانٹی ہیں اور اس کا کل رقبہ ۹۱۸۴۲ مربع میل ہے۔ اس میں سے N. T. یا شمالی علاقے کا ایریا سب سے بڑا ہے۔

گولڈکوسٹ بہت زرخیز اور متمول ملک ہے۔ اس کی آمد کا سب سے بڑا ذریعہ کوکو کی کاشت ہے۔ دوسرے نمبر پر سونا اور تیسرے نمبر پر ٹمبر یا عمارتی لکڑی کی برآمد ہے اس کے علاوہ زرعی پیداوار میں ناریل۔ کیلا۔ مکئی۔ تمباکو۔ مونگ پھلی وغیرہ معدنیات میں سونے کے علاوہ جواہرات مینگنیز ایلومینیم باکسائٹ وغیرہ پائے جاتے ہیں۔

گولڈکوسٹ کے لوگ ہشاش بشاش صحتمند خوش خلق ملنسار اور مہمان نواز ہیں۔ اور ان میں دنیا بھر اور مختلف قومیت کے لوگوں سے دوستی کا جذبہ پایا جاتا ہے اور ۶ مارچ کو جشن آزادی میں حصہ لینے کے لئے دنیا بھر کے مختلف ممالک کے نمائندے اکرا میں جمع ہوئے ہونگے۔ انہوں نے گولڈکوسٹ کے لوگوں کے دوستی کے جذبہ کو از خود دیکھ لیا ہوگا۔ اسکے علاوہ یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ گولڈکوسٹ تعلیمی، سیاسی اور اقتصادی اعتبار سے بڑی تیزی سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

الغرض گولڈکوسٹ ایک لمبا عرصہ غلامی کی زنجیروں میں جکڑے رہنے کے بعد آزاد قوموں کی برادری میں داخل ہوچکا ہے۔ ہماری دلی تمنا ہے کہ غانا کے باشندے [illegible]

"گولڈکوسٹ کی ۴۵ لاکھ کی کل آبادی میں سے اب تک ۳۰ ہزار سے زائد افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تعداد روز بروز اتنی تیزی سے بڑھ رہی ہے کہ عیسائیوں میں تشویش اور مایوسی کے اثرات واضح طور پر نمایاں ہورہے ہیں جن کا اظہار وہ اپنی تقریروں اور تحریروں میں کرتے رہتے ہیں"

وزیر اعظم کوامی کرومانے جماعت احمدیہ کے ایک جلسہ تقریر کرتے ہوئے کہا:-

"صحیح رنگ میں مسلمان احمدی ہیں اور احمدی جس رنگ میں اسلام کو پیش کرتے ہیں وہ ہمارے لئے قابل قبول اور مفید ہے"

علاقہ جنوبی ہندمیں تبلیغی دورہ

جماعت احمدیہ کرنول کا جلسہ سالانہ

جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کے تبلیغی دورہ کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ کے زیر اہتمام جن چند جماعتوں کے سالانہ جلسے منعقد ہوئے ان میں سے پانچ کی روئداد گذشتہ اشاعت میں دی جا چکی ہے۔ اب چھٹے مقام کے جلسہ کی مختصر روئداد ذیل میں دی جاتی ہے (ایڈیٹر)

حسب سابق اس سال بھی جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ کی جانب سے جماعت احمدیہ کرنول کا جلسہ سالانہ مورخہ ۱۴ و ۱۵ر جنوری ۱۹۵۶ء بروز پنجشنبہ و جمعہ منعقد کیا گیا۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب و مبلغین کرام و معزز مہمانوں کا اسٹیشن کرنول پر مقامی احمدی احباب نے شاندار استقبال کیا اور گلپوشی کی گئی۔ اسٹیشن پر عربیہ کالج کرنول کے پرنسپل اور دوسرے اساتذہ نے صاحبزادہ صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور ان کا تعارف کرایا گیا۔ بعدہٗ معزز مبلغین کرام و مہمانوں کو موٹروں کے ذریعہ قیامگاہ پر پہنچایا گیا۔ جن کی رہائش کا انتظام کارخانہ بیڑی اعظم مارک میں کیا گیا تھا۔ اور حضرت صاحبزادہ صاحب کو مولوی محمد صاحب پرنسپل عثمانیہ کالج کرنول اپنے مکان پر لے گئے جہاں ان کے قیام کا پہلے بندوبست کیا گیا تھا۔

جلسہ جلسہ گاہ کا انتظام محلہ غنی گلی میں کیا گیا۔ جلسہ گاہ کو رنگ برنگ کی جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا۔ اور لاؤڈ سپیکر اور روشنی کا معقول انتظام تھا۔ علاوہ ازیں مستورات کے لئے علیحدہ انتظام تھا۔ جلسہ کے پہلے اجلاس کی کارروائی مورخہ ۱۴ر جنوری ٹھیک ۹½ بجے شب زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب شروع کی گئی۔ جس میں تلاوت قرآن کریم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے فرمائی۔ اور نظم عبد القیوم صاحب متعلم ایف۔ اے نے پڑھی۔ بعد ازاں مولانا مولوی شریف احمد صاحب امینی نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر سوا گھنٹہ بصیرت افروز تقریر فرمائی جس کا سامعین پر بہت ہی اچھا اثر ہوا اور جماعت احمدیہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق کے متعلق جو غلط فہمیاں اور شکوک پائے جاتے تھے۔ صاحب موصوف کی تقریر سے وہ دور ہو گئے۔ اس اجلاس کے آخر میں مولانا مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ کلکتہ نے "موجودہ مصائب اور ان کا حل" کے موضوع پر سوا گھنٹہ تقریر فرمائی۔ جس میں نہایت ہی واضح طور پر مسلمانوں کو موجودہ زمانے کے مصائب سے نجات پانے کے اصولوں پر روشنی ڈالتے ہوئے تحفظ اسلام کے لئے تمام فرقہائے اسلام کو متحد ہونے کی تلقین فرمائی۔ اس تقریر کا بھی مسلمانوں پر بہت ہی اچھا اثر ہوا۔ بعد ازاں حضرت صاحبزادہ صاحب نے مختصر طور پر ناصحانہ رنگ میں مسلمانوں کو اتحاد کی تلقین فرماتے ہوئے حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور بعد دعا ۱۲ بجے شب جلسہ ختم کیا گیا۔ جلسہ گاہ میں مرد و زن کی کافی حاضری تھی۔ جن کی تعداد پانچسو سے زائد تھی۔ حاضرین نے نہایت ہی خاموشی اور پر سکون فضا میں تقاریر کو سنا۔

نماز جمعہ

مورخہ ۱۵ر جنوری بروز جمعہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے خطبہ جمعہ پڑھا۔ جس میں احباب جماعت کو نہایت ہی لطیف پیرائے میں عملی رنگ میں رنگین ہونے کی تلقین فرمائی۔

صبح سے عربیہ کالج کے طلباء اور دوسرے اصحاب انفرادی طور پر مبلغین کرام سے تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ عقائد جماعت احمدیہ اور صداقت مسیح موعودؑ پر کافی معلومات بہم پہونچائی گئیں۔

ایٹ ہوم بروز جمعہ ۴½ بجے شام جماعت احمدیہ کرنول کی جانب سے صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی آمد کی خوشی میں کرنول کولس میموریل ہائی سکول کے ہال میں ایٹ ہوم دیا گیا جس میں کرنول کے ہر مذہب و ملت کے معزز حضرات جن میں پروفیسر، اساتذہ، وکلاء اور تاجرین و آفیسرز کو مدعو کیا گیا۔ تقریباً دو صد احباب شریک ہوئے۔ بعد چائے نوشی مکرم مولوی شریف احمد صاحب نے کلام پاک کی تلاوت فرمائی۔ بعد ازاں صاحبزادہ صاحب کی گلپوشی کرتے ہوئے مکرم و محترم مولوی خان بہادر محمد صاحب پرنسپل عثمانیہ کالج کرنول نے حاضرین سے حضرت صاحبزادہ صاحب کا تعارف کراتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کی غرض اور جماعت احمدیہ کے نصب العین سے روشناس کرایا۔ اسکے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے مختصر طور پر مبلغین کرام کا تعارف کراتے ہوئے ان کے تبلیغی کارناموں پر روشنی ڈالی۔ ازاں بعد مکرم مولانا مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ کلکتہ نے عقائد جماعت احمدیہ پر مختصر تقریر فرمائی۔ بعد اختتام کارروائی معزز حاضرین و حاضرات کو جماعت احمدیہ کا اردو اور انگریزی لٹریچر تقریباً ۴۰۰ کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔

جلسہ کا دوسرا دن

اسی روز جلسہ کے دوسرے دن کا اجلاس بصدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ۹½ بجے شب منعقد کیا گیا۔ جس میں تلاوت قرآن و نظم کے بعد مبلغین کرام نے تقاریر فرمائیں۔ پہلے مولوی حکیم محمد دین صاحب مبلغ حیدر آباد نے "احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے" کے موضوع پر ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد حیات النبیؐ کے موضوع پر مولوی شریف احمد صاحب امینی نے تقریر فرماتے ہوئے وفات حضرت عیسٰی علیہ السلام پر دلکش انداز میں ثبوت پیش کیا۔

آخری تقریر صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مولانا مولوی محمد سلیم صاحب نے فرمائی حاضرین جلسہ کی تعداد پہلے دن سے زیادہ تھی۔ اور سب لوگوں نے خاموشی سے آخر تک تقاریر کو دلچسپی سے سنا آخر میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے اختتامی تقریر فرماتے ہوئے ایک لمبی دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی کو ختم کیا۔ الحمد للہ جلسہ کافی امید افزاء اور کامیاب رہا۔ اس رات کو اور دوسرے روز بہت سے عربیہ کالج کے طلبہ اور دوسرے معززین مبلغین کرام سے تبادلہ خیالات کرتے رہے یہاں تک کہ چند طلباء مبلغین کو الوداع کہنے اسٹیشن تک آئے۔ چند انگریزی دان حضرات جو جائے قیام پر ملنے آئے تھے۔ مکرم مولوی کریم اللہ صاحب آزاد نوجوان نے انگریزی زبان میں ایک گھنٹہ تک ان کے سوالوں کا جواب دیتے رہے۔

بوقت دو بجے دن حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع مبلغین کرام ہبلی کے جلسہ میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے۔

خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے وجود بابرکت کی آمد کے باعث کرنول میں شاندار جلسہ ہوا اور سینکڑوں لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ اور لوگوں میں تحقیق و جستجو کا اشتیاق پیدا ہوا۔

آخر میں میں جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ اور خصوصاً سیٹھ معین الدین صاحب اور انکے برادران کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے جلسہ کرنول کے جملہ مصارف برداشت کرتے ہوئے اس کار خیر کو تکمیل تک پہونچایا اللہ تعالیٰ ان کے مال میں برکت دے اور ان کے کاروبار میں ترقی دے۔ آمین۔

سید محمود علی

سیکرٹری جماعت احمدیہ کرنول (آندھرا)

مختلف مقامات پر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر پیشوایان مذاہب کے جلسے

موسٰی بنی مائینز میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۲۴ر فروری کو زیر صدارت سید سجاد احمد صاحب جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ جس میں شیخ شعبان صاحب، حیدر خان صاحب، شیخ عبد الشکور صاحب اور خاکسار نے سیرت النبیؐ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں ایک ہندو دوست نے بھی سیرت النبیؐ پر لیکچر دیا۔ اور ایک غیر احمدی دوست نے نظم پڑھی۔ آخر میں صدر جلسہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جلسہ میں احمدی احباب کے علاوہ بعض غیر احمدی دوست بھی شامل ہوئے۔ جلسہ کے اختتام پر حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ خدا کے فضل سے جلسہ کامیاب رہا۔ احباب ہماری جماعت کی مزید ترقی اور خدمت دین کی توفیق پانے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار شیخ ابراہیم صدر جماعت موسٰی بنی مائینز

چک امبریج کشمیر

۲۲ر فروری ۱۹۵۶ء بعد از نماز جمعہ بمقام چک امبریج زیر صدارت میر غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ پارڈی پورہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد صاحب صدر نے افتتاحی تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت سری رامچندر جی علیہ السلام کی سیرت پر تقریر کی۔ ازاں بعد میر غلام محمد صاحب نے سیرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم و سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ بعدہٗ مولوی عبد الرحیم صاحب نے سیرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور مختلف مذاہب پر تقریر کی۔ انکے بعد سید بابا علی شاہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے خدام کو نمازوں کی پابندی اور چندوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ پارڈی پورہ نونہ گام۔ پانپور کے احباب شامل جلسہ ہوئے۔ نمکین چائے سے تواضع کی گئی۔ حاضرین نے نہایت دلچسپی سے تمام تقریریں سنیں۔ ۵ بجے بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار راجہ غلام خان احمدی صدر جماعت احمدیہ چک امبریج کشمیر۔

درخواست دعا۔ قادیان سے پوسٹ ماسٹر صاحب نے امسال ایک امتحان دیا ہے نتیجہ ڈیڑھ ماہ تک نکلنے والا ہے وہ احباب سے امتحان میں کامیابی کی درخواست دعا کرتے ہیں

قربانی کا بہترین وقت

۳۱ر مارچ

فرمایا:-

"تازہ وعدوں کی وجہ سے دلوں میں جوش ہوتا ہے۔ جو اس وقت کو گذار دیتا ہے وہ اپنے آپ کو وعدہ خلافی کے ذخیرہ میں ڈال لیتا ہے۔"

"آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں۔ سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔"

"یاد رکھو تحریک جدید خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ بفضلِ خدا تحریک جدید کی نیکی ان نیکیوں میں سے ہے کہ جو لوگ اخلاص سے راہِ خدا میں قربانی کرینگے اور متواتر کرتے چلے جائینگے اللہ تعالےٰ ان کو ان کی موت کے بعد بھی ثواب عطا فرماتا رہے گا۔ اس لئے کہ تحریک جدید کے چندے سے وہ کام کئے جا رہے ہیں جو تبلیغ اسلام کے لئے صدقہ جاریہ کی ایک مستقل حیثیت رکھتے ہیں۔"

"یہ دین کا کام ہے جو سب کاموں پر مقدم ہے اگر آپ لوگوں کو اب ادائیگی میں تکلیف کرنی پڑتی ہے تو وہ تکلیف تمہیں برداشت کرنی پڑے گی۔"

"اے خدا تو ہماری جماعت کے قلوب میں آپ قربانی کی تحریک پیدا کر۔ اے خدا تو اپنے فرشتوں کو نازل فرما جو لوگوں کے دلوں کو زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے پر آمادہ کریں۔ اے خدا اس آمادگی کے بعد پھر تو اپنے فرشتوں کو اس بات پر مامور فرما کہ جو لوگ وعدہ کریں وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں۔"

جو احباب اپنا وعدہ ۳۱ر مارچ تک سو فی صدی ادا کر دیں گے ان کے نام دعا کے لئے حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔ اور اخبار بدر میں بھی شائع کئے جائیں گے۔ جو افراد باوجود ہمت اور توفیق رکھنے کے ادائیگی وعدہ کی میعاد آخری تاریخ تک ملتوی رکھتے ہیں بسا اوقات ان کی سستی انہیں ایفائے وعدہ سے بھی محروم رکھتی ہے۔　　وکیل المال تحریک جدید قادیان

جملہ سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ متوجہ ہوں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جن موصیوں کی وصیت نادہندگی کی وجہ سے منسوخ ہو جائے۔ اور وہ چھ ماہ تک وصیت بحال نہ کرائیں۔ یا معذرت کر کے چندہ عام ادا کرنے کی اجازت نہ لیں ان سے نادہندوں کے مطابق سلوک کیا جائے گا۔

پس جملہ سیکرٹریان مال اپنی جماعت کے ایسے احباب کو فوری طور پر حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اُن کو وصیت بحال کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔ اور اگر وہ اپنی وصیت کو بحال نہ کر سکتے ہوں۔ تو ان کو چندہ عام ادا کرنے کی تحریک فرماویں۔ تاکہ ایسا نہ ہو۔ کہ اُن کا معاملہ دوبارہ نادہند کے طور پر حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کرنے کی نوبت آئے۔

ناظر بیت المال قادیان

تبدیلی پتہ

مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ کوٹ پلہ کا ایڈریس آئندہ کے لئے یہ ہوگا

VILL　KOTEPALLA
P.O.　RAGRIPARA
VIA. ATHGARH. Distt　CUTTACK
(ORISSA)

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ولادت اور درخواست دعا

مکرمی شیخ عبد الغنی صاحب کمپالہ (مشرقی افریقہ) کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے احباب بچہ اور زچہ کی صحت و زندگی کیلئے دعا فرمادیں۔ نیز مکرمی شیخ صاحب اور انکی اہلیہ صاحبہ کا حج کرنیکا ارادہ ہے احباب کامیابی کیلئے دعا فرمادیں۔ مسعود احمد واقف زندگی درویش قادیان

چندہ تعمیر چار دیواری بہشتی مقبرہ

بہشتی مقبرہ اور ملحقہ باغ کے اردگرد پختہ چار دیواری کے لئے چندہ کی تحریک کافی عرصہ سے جاری ہے۔ اور اس بات کا اعلان بذریعہ اخبار "بدر" بھی کیا جا چکا ہے کہ جو احباب اس غرض کے لئے کم از کم یکصد روپے یا اس سے زائد ادا کریں گے۔ ان کے نام بطور یادگار و دعا لکھوانے کا انتظام کیا جائے گا۔

مختلف اوقات پر جن احباب کی طرف سے اس تحریک میں رقوم وصول ہوتی رہی ان میں سے بعض کے نام اخبار "بدر" مورخہ ۸ر ستمبر ۱۹۵۶ء میں شائع کئے جا چکے ہیں۔ باقی نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ چونکہ ابھی باغ بہشتی مقبرہ کی شمالی دیوار کی تعمیر باقی ہے جس پر کثیر اخراجات متوقع ہیں۔ اس لئے جن احباب نے ابھی تحریک میں حصہ نہیں لیا ان کو بھی چاہیئے کہ وہ اس مد میں کم از کم یکصد روپے بھجوا کر شامل ہو جائیں۔ اور اللہ تعالےٰ سے اجر عظیم کے مستحق ہوں۔　　(ناظر بیت المال قادیان)

۱۔ مکرم احمد حسین صاحب وکیل شورا پور　۱۰۰/-
۲۔ ″ سید افسر احمد صاحب پٹنہ　۱۰۰/-
۳۔ ″ بی احمد صاحب سرکرہ　۱۹۵/-
۴۔ مکرمہ زیتون بی بی صاحبہ اہلیہ منشی خاں صاحب کیرنگ　۱۱۲/-
۵۔ مکرم مرزا بشیر علی بیگ صاحب ننگا گوڑا　۱۰۰/-
۶۔ مکرم مسعود احمد صاحب کویت　۱۰۰/-
۷۔ مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد دکن　(۱۲۵/-)
۸۔ ″ ″ ″ کلکتہ　۱۵۳/-
۹۔ مکرم یحییٰ پنتو صاحب انڈسٹیشن ترنصلی بمبئی　۱۰۰/-
۱۰۔ مکرم میر عبد الجلیل صاحب شموگہ　۱۰۰/-

رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی کے چندہ کی فراہمی کے متعلق

ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد گرامی ریویو آف ریلیجنز کے سال نو کے سالانہ چندہ کے متعلق دریافت کرنے کی غرض سے احباب جماعت کیطرف سے متعدد خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ جن کا فرداً فرداً جواب دینے کی بجائے بذریعہ اعلان ہذا یکجائی طور پر ہی جواب دیا جا رہا ہے۔

ایک دوست کے استفسار پر ریویو کے سالانہ چندہ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو جواب دیا وہ درج ذیل ہے:-

"میری تحریک مفت اشاعت کے متعلق تھی۔ جو صاحب استطاعت احمدی خریدیں ان کے لئے وہ پہلا ریٹ ہے یعنی دس روپے سالانہ ہے (ایڈیٹر) میری تحریک یہ تھی کہ جماعت سے دس ہزار روپیہ لے کر پاکستانی غیر احمدیوں یا طالب علموں کو دو دو روپیہ پر رسالہ دیا جائے۔ اور جو ہندوستان سے باہر کے لوگ ہیں ان سے پوسٹل اخراجات لے کر ان کو رسالہ دیا جائے۔ اور باقی رقم احمدیوں سے جمع شدہ دس ہزار روپے اور انجمن اور تحریک کی مدد سے ادا کی جائے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کے پیش نظر ریویو کے سالانہ چندہ دہندگان سال ۱۹۵۷ء کی شرح درج ذیل ہوگی۔

۱۔ ریویو آف ریلیجنز کے پاکستانی اور ہندوستانی خریدار احمدیوں کے لئے شرح چندہ سالانہ دس روپے اور بیرونی ممالک کے خریداروں کے لئے بھی دس روپے ہوگی۔

۲۔ غیر احمدی اور غیر مسلم احباب کی شرح چندہ سالانہ صرف دو روپے ہوگی

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش مبارک کے مطابق جو احباب اور جماعتیں ریویو کی اشاعت کو دس ہزار بلکہ زیادہ کرنے کے متمنی ہیں وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک "مفت اشاعت" ریویو کے نقش قدم میں حصہ لیں۔ فی خریدار دو روپیہ سالانہ کی کفایتی شرح کے حساب سے زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر ثواب حاصل کریں۔

ہر قسم کی ترسیل زر بنام افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ/قادیان بمد توسیع اشاعت ریویو آف ریلیجنز انگریزی کی جائے۔

ایڈیٹر ریویو انگریزی ربوہ

وزیر اعظم کی اپیل

بقیہ صفحہ نمبر ۲

زیادہ مفید اور ملک و قوم کی ترقی و بہبودی کے لئے زیادہ سود مند ہے۔ بے شک سوسائٹی میں مرد اور عورت کے حقوق مساوی ہیں۔ مگر ہر صنف کا دائرہ عمل الگ الگ ہے۔ عورت کو اپنے دائرہ میں رہ کر ترقی کرنے کے برابر مواقع حاصل ہیں اسلامی پردہ اس کی ترقی میں کسی طرح سے روک نہیں بن سکتا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کا اپنا تجربہ اس بات پر شاہد ناطق ہے۔

ہماری جماعت کی مستورات مردوں کے دوش بدوش معاشرہ کے لئے مفید وجود بننے کا نمونہ قائم کر چکی ہیں جن کی مثالوں کا اعادہ اسجگہ ممکن نہیں۔ ہاں ضرورت اس امر کی ہے کہ صنف نازک کی ترقی اور اُس کو اُٹھانے کیلئے اُن کے فطری دائرہ کے مطابق سہولیات بہم پہنچائی جائیں۔ بلاشبہ عورت کو خالق فطرت نے ایسے قویٰ اور استعدادیں بخشی ہیں کہ اسلامی پردہ کی رعایت رکھتے ہوئے انہیں صحیح طور پر بروئے کار لا کر اس کا وجود قوم کی ترقی اور ملک کی سربلندی میں بہت اہم پارٹ ادا کر سکتا ہے جس کی از حد ضرورت ہے خاص کے طور پر بچوں کی تربیت ہی کو لے لو

آج کیوں چاروں طرف چیخ و پکار ہے کہ بچے اپنی تعلیم کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ بڑوں کا ادب نہیں کرتے ان میں ڈسپلن کی حد درجہ کمی ہے اگر ہم عورت کو سیاسیات میں گھسیٹنے اور مردوں کے کاموں میں حصہ لینے کی بجائے بچوں کی صحیح رنگ میں پرورش اور ان کی تربیت کے اہم کام پر لگا سکیں تو پتہ ہے ایک شریف عورت پردہ میں رہتے ہوئے ایسے نونہالوں کو تیار نہیں کر سکتی جو آئندہ زمانہ میں ملک و قوم کے بوجھ کو اٹھانے کی صلاحیت رکھیں بس نقشہ ہی بدل جاتا ہے!!

خبریں

دہلی ۱۲ر مارچ۔ وزیر اعظم مسٹر جواہر لال نہرو نے آج انتخابی علاقہ میں اسمبلی اور پارلیمنٹ کے انتخاب میں اپنا حق ووٹ استعمال کیا۔ مسٹر نہرو آج صبح دلی سے الہ آباد پہونچے۔ الہ آباد پہونچنے کے بعد وہ کرنیل گنج پولنگ سٹیشن پر گئے۔ اور وہاں انہوں نے ووٹ ڈالا۔ اگرچہ سرکاری طور پر مسٹر نہرو کے نتیجہ کا ابھی اعلان نہیں کیا گیا ہے لیکن موصول شدہ اعداد و شمار کے مطابق وہ بھاری اکثریت سے لوک سبھا کے ممبر منتخب ہو جائینگے۔

واشنگٹن ۱۳ر مارچ۔ گذشتہ شب واشنگٹن کے سرکاری حلقوں نے اعلان کیا کہ روس نے مصر اور شام کو ہتھیاروں کی سپلائی شروع کر دی ہے ان حلقوں کا کہنا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے ان دو ممالک کو روس نے رعایتی نرخوں پر ہتھیار فروخت کئے ہیں جن کی قیمت کا اندازہ کم سے کم بیس کروڑ ڈالر ہے۔ اس رقم کے تین چوتھائی حصہ کی قیمت کے ہتھیار مصر اور ایک چوتھائی حصہ کی قیمت کے شام کو سپلائی ہوتے ہیں۔ حال ہی میں جو اسلحہ روس سے بھیجا گیا اس کا بیشتر حصہ شام کو گیا ہے۔ ان حلقوں کا کہنا ہے کہ روس کی طرف سے مشرق وسطیٰ کے ان ممالک کو ہتھیاروں کی از سر نو سپلائی اس قرارداد کی خلاف ورزی ہے جو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے پاس کی ہے اور جس میں کہا گیا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے ممالک کو ہتھیاروں کی سپلائی روک دی جائے

پشاور ۱۲ر مارچ۔ پاکستان کے ایٹمی کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر نذیر احمد نے کل پاکستان کی ۹ ویں سائنس کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے اعلان کیا کہ مشرقی پاکستان میں بجلی تیار کرنے کے لئے ایٹمی ری ایکٹر لگایا جائے گا۔ مغربی پاکستان میں بھی ایک آزمائشی ری ایکٹر لگایا جائے گا۔ پاکستان کے سائنسدان امریکہ اور برطانیہ میں ایٹمی سائنس کے متعلق تربیت حاصل کریں گے اور پاکستان میں تابکار اشیاء کی تلاش کی جائے گی۔

بغداد ۱۲ر مارچ تقریباً ۵ ماہ بعد عراقی پیٹرول بحیرہ روم کی بندرگاہوں میں پہنچنا شروع ہو گیا جہاں سے اسے تیل بردار جہازوں میں لاد کر یورپ کی بندرگاہوں کو بھیجا جائے گا۔ مصری علاقوں سے اسرائیلی فوج کے اخراج کے بعد حکومت شام نے عراق پائپ لائن کی مرمت کی اجازت دیدی تھی۔ جسے پہلے مصر پر حملے کے دوران میں اڑا دیا گیا تھا۔ جدہ کی اطلاع مظہر ہے کہ حکومت سعودی عرب نے بھی برطانیہ اور فرانس کو تیل بھیجنے کی پابندی ختم کر دی ہے۔ جو اینگلو فرنچ اسرائیلی حملہ کے بعد نافذ کی گئی تھی۔

نئی دہلی ۱۳ر مارچ۔ اب عام انتخابات ختم ہونے والے ہیں اس لئے توقع ہے کہ بھارت اناج کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے مسئلہ کا جلد جائزہ لے گی اور کوئی ٹھوس پالیسی وضع کرے گی اناج کی قیمتوں کو بڑھنے سے روکنے کے لئے کنٹرول کرنے سے بھی احتراز کیا جائے گا۔ اناج کی مانگ بڑھ جانے کے باعث غذائی مسئلہ بھاری اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ تخمینہ کے مطابق امسال گندم کی فصل بہتر ہوگی۔ لیکن اس تخمینہ سے تسلی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ موٹے اناج کی پیداوار میں گذشتہ سال کی نسبت ۱۰ لاکھ ٹن سے زیادہ اضافہ روکنے کے لئے بالواسطہ طریقے ہی اختیار کئے گئے۔ اگر یہ طریقے اختیار نہ کئے جاتے تو صورت حال اور بھی خراب ہو جاتی لیکن یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ اناج کی قیمتوں کو بڑھنے سے روکنے کیلئے بالواسطہ کنٹرول ہی کافی نہیں۔

کینبیرا ۱۳ر مارچ۔ مسٹر ڈلز وزیر خارجہ امریکہ نے کل رات یہاں اعلان کیا کہ اگر مشرق وسطیٰ کے کسی ملک پر حملہ ہوا تو امریکہ اُس ملک کی حفاظت کریگا۔

نئی دہلی ۱۳ر مارچ۔ کانگرس پارٹی کے ایک ترجمان نے بیان کیا ہے کہ یہ توقع کی جاتی ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کی جو میٹنگ ۲۲ر مارچ کو منعقد ہو گی۔ اس میں یہ غور کیا جائے گا کہ راشٹرپتی کے عہدہ کے لئے کانگرس کی طرف سے نامزد کیا جائے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ڈاکٹر راجندر پرشاد کے عہدہ کی میعاد ۱۲ر مارچ کو ختم ہو گئی ہے۔